S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق:1

دعا

میرے کریم جھک کے بڑی عاجزی کے ساتھ
ترے کرم کے سامنے پھیلا رہا ہوں ہاتھ
ناکامیوں کا غم نہ سہے میری زندگی
ہر طرح کامیاب رہے میری زندگی
وہ شوق دے کہ قوم کے کچھ کام آسکوں
ہردل عزیز بن کے بڑا نام پاسکوں

آمادہ ہو کبھی نہ طبیعت گناہ پر
سیدھا چلوں ہمیشہ ہدایت کی راہ پر
دنیا میں بے کسوں کی محبت کا دم بھروں
ہمدرد بن کے ان کی مصیبت کو کم کروں
میرا وطن چمن کی طرح شادماں رہے
تاحشر اس میں عدل کا سکہ رواں رہے
پہنچاؤں فیض اپنے پرائے کو عمر بھر
یارب یہ مختصر سی دعا ہے قبول کر

(ماخوذ)

پڑھیے اور سمجھیے :

الفاظ	معانی
کریم	کرم کرنے والا
عاجزی	گڑگڑانا
ہر دل عزیز	سب کا پیارا
آمادہ	تیار
ہدایت	سیدھا راستہ
بے کسوں	مجبوروں
شادماں	خوش
عدل	انصاف
فیض	فائدہ

سوچیے اور بتایئے:

1 شاعر نے کس کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی بات کہی ہے؟

2 اس نظم میں کس شوق کے لئے دعا مانگی گئی ہے؟

3 شاعر نے کس راہ پر چلنے کی دعا مانگی ہے؟

4 اس نظم میں کون کون سی دعا مانگنے کا ذکر ہے؟

شعر مکمل کیجئے

1 ناکامیوں کا غم نہ ہے میری زندگی ....

2 میرا وطن چمن کی طرح شادماں رہے ....

3 آمادہ ہو کبھی نہ طبیعت گناہ پر ....

املا درست کیجیے

آجزی ....

جندگی ....

عجیز ....

تبیعت ....

حدایت ....

دیئے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے جس سے ان کی جنس ظاہر ہو سکے۔

چمن - ....

وطن - ....

کریم - ....

ہمدردی - ....

مصیبت- ....

اس نظم سے ایسے الفاظ چن کر لکھیے جس کے آخر میں ''ت'' ہو۔

جیسے: محبت ،.................. ،.................. ،.................. ،..................

بے ترتیب مصرعوں کو ترتیب سے لکھیے:

تاحشر اس میں عدل کا سکہ رواں رہے
ناکامیوں کا غم نہ سہے میری زندگی
پہنچاؤں فیض اپنے پرائے کو عمر بھر
ہر طرح کامیاب رہے میری زندگی
میرا وطن چمن کی طرح شادماں رہے
یارب یہ مختصر سی دعا ہے قبول کر

....
....
....
....
....
....

نیچے دیے گئے کون کون سے کام قوم کی خدمت میں شامل ہیں، لکھیے

ہنسنا۔ بھوکے کو کھانا کھلانا۔ کھیلنا، ملنا، درخت لگانا، ننگے کو کپڑے دینا، روتے کو ہنسانا، کمزوروں کی مدد کرنا
غسل کرنا، محلے کی گلیوں کو صاف رکھنا، پیاسوں کو پانی پلانا

....
....
....
....
....
....

S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق:2

حضرت مخدوم الملک شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ

اللہ کے بہت سے نیک بندے گزرے ہیں جن کی عزت تمام مذاہب کے لوگ کرتے ہیں انہیں بزرگوں میں ایک حضرت شرف الدین یحییٰ منیریؒ ہیں۔ جن کی تعلیمات سے تمام مذاہب کے لوگ فیضیاب ہوتے رہے۔

حضرت شرف الدین یحییٰ منیریؒ 1263ء میں منیر شریف ضلع پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مخدوم کمال الدین یحیی منیری اور والدہ کا نام بی بی رضیہ تھا۔ آپ کی تعلیم والدین کے سایے میں ہوئی۔ ظاہری تعلیم حاصل کرنے کے بعد روحانی تعلیم حاصل کرنے کے لئے پیر کی تلاش میں نکلے۔ گھومتے پھرتے دِلّی میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر حضرت شیخ نجیب الدین فردوسی رحمۃ اللہ علیہ سے ملے اور انہیں سے مرید ہوئے۔

حضرت مخدوم فقیرانہ زندگی گذارتے اور نہایت سادہ کھانا کھاتے تھے۔ ان کی غذا سوکھی روٹی، سادہ چاول، بغیر گھی کے کھچڑی تھی، تہہ بند، مرزئی کرتا، چادر آپ کا لباس تھا۔ سر پر عمامہ باندھا کرتے تھے۔ عمر بھر آپ بھلائی اور بھائی چارگی کی تعلیم لوگوں کو دیتے

رہے۔ ساتھ ہی دلوں کو جوڑنے کا بھی کام کیا۔ دوسروں کی مشکلوں کو اپنے اوپر لے لیتے۔ ان کے مریدوں کی تعداد تقریباً ایک لاکھ تھی۔ ان کی ایک مشہور کتاب ہے جس کا نام ''مکتوبات صدی'' ہے۔ وہ ایک اچھے حکیم بھی تھے۔ بادشاہ فیروز تغلق ان کے یہاں علاج کے لئے آتے تھے۔

شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کا وصال 1380ء میں 121 سال کی عمر میں بہار شریف میں ہوا ہر سال عید کی 5 تاریخ کو بڑے ہی دھوم دھام سے بہار شریف میں منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر چراغاں ہوتا ہے اور چادر پوشی کی جاتی ہے۔ ہزاروں ہزار کی تعداد میں عقیدت مند آستانے کی زیارت کرتے ہیں۔ یہ آستانہ آج بھی ہندو مسلم اتحاد کا مرکز ہے۔

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ	معانی
اِتحاد	بھائی چارہ، ایکتا
بزرگان	بزرگ کی جمع، بڑا
ظاہری	دکھائی دینے والا
پیر	اُستاد، بزرگ جس کے ہاتھ بیعت کرتے ہیں
مُرید	پیر کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا
مستقل	ہمیشہ
امراء	دولت مند، امیر کی جمع
وصال	انتقال
زیارت	کسی بزرگ کے مزار پر حاضری دینا

سمجھیے اور بتائیے۔

1- حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کہاں پیدا ہوئے؟
2- حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کیسی زندگی بسر کرتے تھے؟
3- حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کس سے مرید تھے؟
4- حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ عمر بھر کس بات کی تعلیم دیتے رہے۔؟
5- حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کا وصال کب ہوا؟

پانچ ایسے الفاظ لکھیے جس کے آخر میں "مند" ہو جیسے ضرورت+مند=ضرورت مند

عقل + ... = ...
دولت + ... = ...
صحت + ... = ...
درد + ... = ...
فائدے + ... = ...

خالی جگہوں کو مناسب لفظ سے بھریئے

1۔ روحانی تعلیم حاصل کرنے کے لئے.................. تلاش میں تھے۔
2۔ حضرت نجیب الدین فردوسی رحمتہ اللہ علیہ سے ملے اور ان سے.................. ہوئے۔
3۔ فقیرانہ.................. گذارتے۔
4۔ دوسروں کی.................. کو اپنے اوپر لے لیتے۔
5۔ یہ آستانہ آج بھی ہندو مسلم.................. کا مرکز ہے۔

جملوں میں استعمال کیجیے

مُرید   اتحاد   مشکلوں   پیر   زندگی

☆ شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ کی طرح دوسرے بزرگ بھی گزرے ہیں ان کے بارے میں اپنے والدین اور آس پاس کے لوگوں سے معلومات حاصل کیجئے۔

سچا اِنصاف

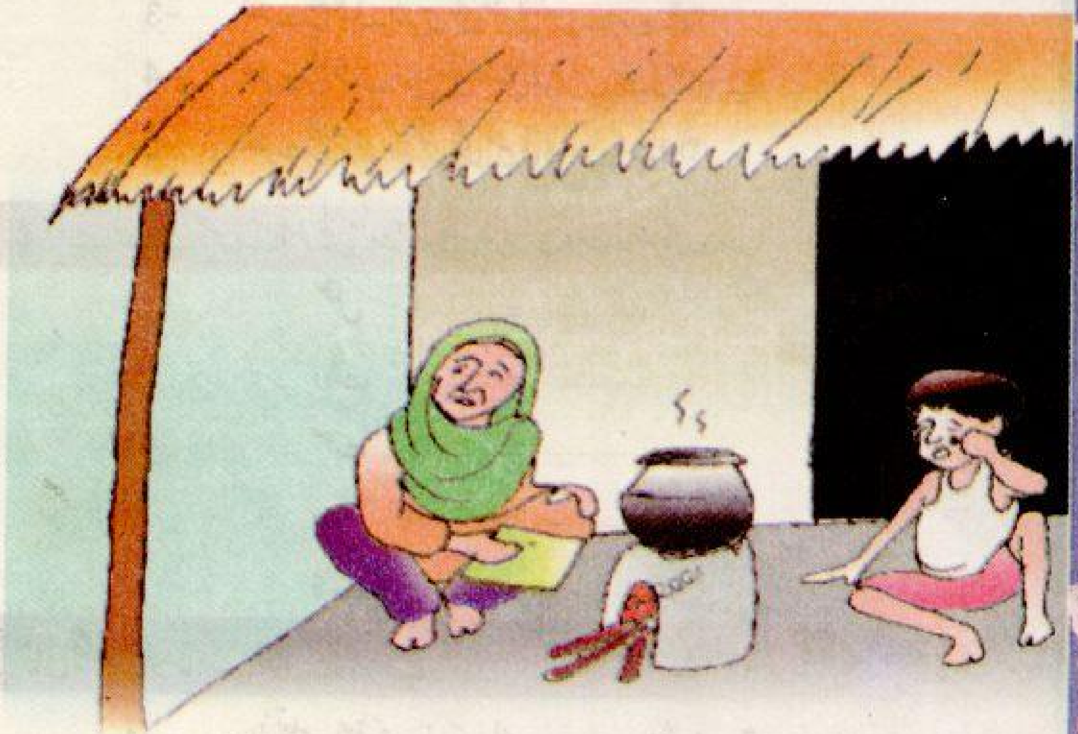

حضرت عمرؓ مسلمانوں کے خلیفہ تھے، آپ اپنے فرض سے خوب واقف تھے۔ اِس لئے اُسے پورا کرنے کے لئے دن رات ایک کردیتے تھے، دن میں تو آپ اپنا فرض ادا کرنے میں لگے ہی رہتے تھے، رات میں بھی بہت کم آرام فرماتے تھےاور زیادہ تر رعایا کی خبر گیری کے لئے گشت لگایا کرتے۔

آپ کے بارے میں یہ واقعہ بڑا مشہور ہے کہ ایک رات آپ گشت میں نکلے۔ چلتے چلتے دور نکل گئے ۔راستے میں ایک جھونپڑی پر نظر پڑی ۔قریب پہنچے تو دیکھا کہ جھونپڑی کا دروازہ کھلا ہے۔ سامنے چولہے پر ہانڈی چڑھی ہوئی ہے اوراس کے بچے رو رہے ہیں۔ عورت انہیں بہلا رہی ہے مگر وہ کسی طرح خاموش

نہیں ہوتے۔ بچوں کو روتا بلکتا دیکھ کر حضرت عمرؓ کا دل بھر آیا۔ آپ قریب گئے دیر تک دیکھتے رہے مگر آپ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ ماجرا کیا ہے؟ آخر عورت کے پاس جا کر بچوں کے رونے کا سبب پوچھا۔ اُس نے بتایا کہ بچے بھوک کے مارے بلک رہے ہیں۔

انہیں کھانا کیوں نہیں کھلاتیں؟ حضرت عمرؓ نے پوچھا! ''میں اتنی دیر سے کھڑا دیکھ رہا ہوں کہ چولہے پر ہانڈی چڑھی ہے، آخر یہ کب تیار ہوگی''؟

''ہانڈی میں کچھ نہیں ہے۔'' عورت نے جواب دیا۔ ''بچوں کو بہلانے کے لئے صرف پانی چڑھا دیا ہے، چاہتی ہوں کہ کسی طرح انہیں نیند آجائے اور یہ سو رہیں۔''

حضرت عمرؓ نے دیکھا تو واقعی ہانڈی میں صرف پانی اور کچھ کنکریاں تھیں۔ اس عورت کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، بچے بھوک سے بے حال ہو رہے تھے۔ ان کی تسلی کے لئے عورت نے چولہا جلا کر ہانڈی میں پانی اور کنکریاں ڈال دی تھیں تا کہ بچے یہ سمجھیں کہ کھانا پک رہا ہے، کچھ دیر میں نیند آجائے گی اور یہ سو رہیں گے۔ پھر کسی نہ کسی طرح رات کٹ جائے گی، عورت بے چاری بیوہ تھی، بچے لاوارث اور یتیم تھے۔ گھر میں کمانے والا کوئی نہ تھا۔ بیت المال سے بھی اب تک کوئی وظیفہ نہیں ملا تھا۔

آپ نے درد بھرے لہجے میں کہا:

''بی بی! تم نے خلیفہ کو اطلاع کیوں نہ دی؟''

عورت: ''میرے اور عمرؓ کے درمیان اللہ فیصلہ کرے گا۔ میں عورت ذات کس سے کہتی پھروں۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کی خبر گیری کرے۔ اگر وہ اپنا فرض پورا نہیں کر سکتا تو وہ خلیفہ کیوں بن گیا؟''

حضرت عمرؓ پر جیسے بجلی گر گئی۔ یہ سُن کر وہ فوراً بیت المال پہنچے۔ وہاں سے آٹا، گھی اور کھجوریں اپنی پیٹھ پر لاد کر چلنے لگے تو آپ کے غلام نے کہا۔!

"امیر المومنین! آپ کیوں تکلیف کر رہے ہیں۔ لایئے میں پہنچادوں۔"

حضرت عمرؓ نے کہا "نہیں! جب قیامت میں تم میرا بوجھ نہیں اُٹھا سکتے تو آج میں تم سے اپنا بوجھ کیوں اُٹھواؤں۔"

یہ کہہ کر آپ سارا سامان خود لاد کر اُس عورت کے پاس پہنچے۔ خود بیٹھ کر آگ پھونکی۔ کھانا تیار کر کے بچوں کو پیٹ بھر کھلایا۔ بچے ہنسی خوشی سو گئے۔

چلتے وقت عورت نے کہا:

"خلیفہ بننے کے لائق تو تم ہو نہ کہ عمرؓ"

حضرت عمرؓ بولے "بی بی معاف کرنا عمرؓ میں ہی ہوں۔ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی کہ اب تک تمہاری خبر نہ پوچھی۔"

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے بیت المال سے عورت اور بچوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق: 3

ہَمدَردِی

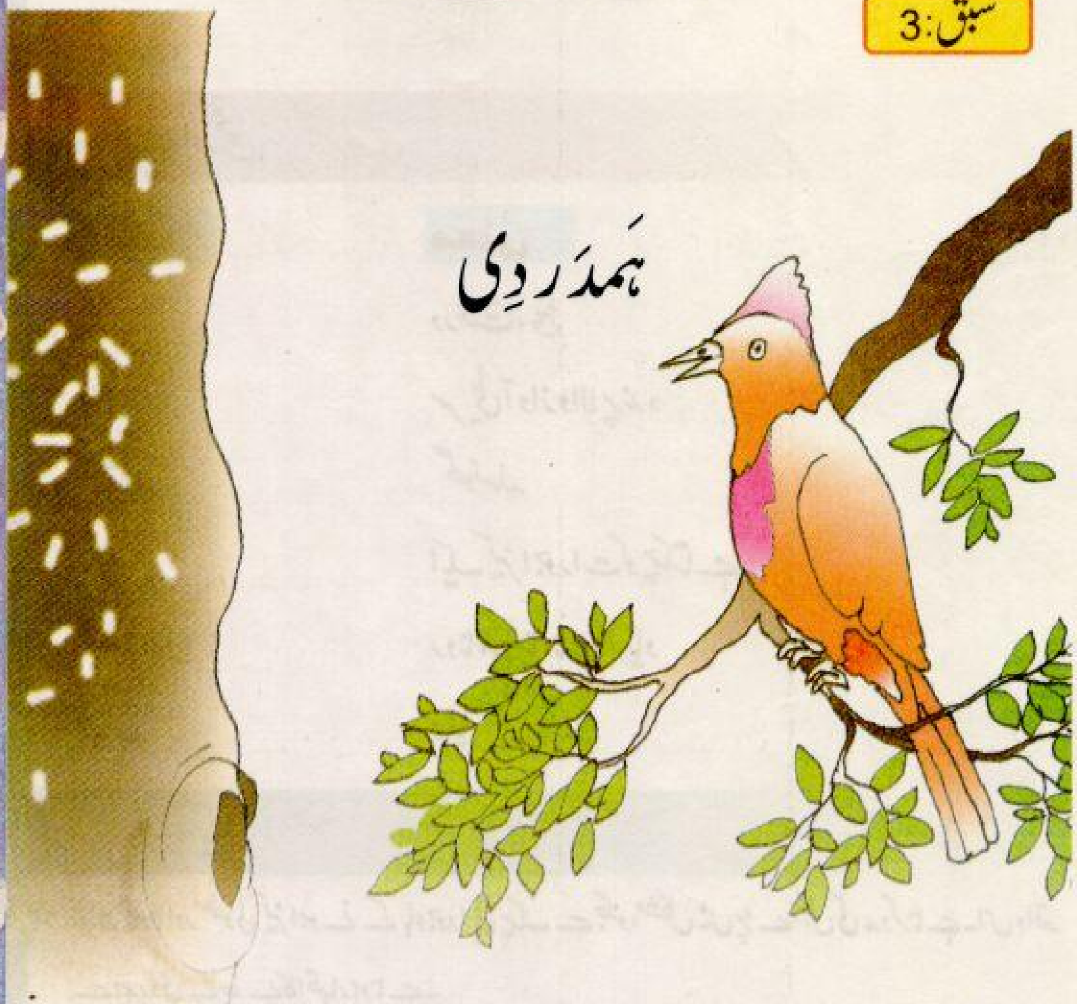

ٹَہنی پہ کِسی شَجَر کی تنہا ‏ — بُلبُل تھا کوئی اُداس بَیٹھا

کہتا تھا کہ رَات سَر پہ آئی ‏ — اُڑنے چُگنے میں دِن گزارا

پہنچوں کس طرح آشیاں تک ‏ — ہَر چیز پہ چھا گیا اَندھیرا

سُن کے بُلبُل کی آہ و زاری ‏ — جگنو کوئی پاس ہی سے بولا

حاضِر ہوں مدد کو جان و دِل سے ‏ — کیڑا ہوں اگر چہ میں ذَرا سا

کیا غم ہے جو رَات ہے اندھیری ‏ — میں رَاہ میں روشنی کروں گا

اللہ نے دِی ہے مجھ کو مشعَل ‏ — چَمکا کے مجھے دِیا بنایا

ہیں لوگ وَہی جہاں میں اچھے

آتے ہیں جو کام دوسروں کے

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنیٰ
شجر	درخت، پیڑ
بلبل	سریلی آواز والا پرندہ
آشیاں	گھونسلہ
جگنو	ایک کیڑا جو رات کو چمکتا ہے
آہ وزاری	رونا، پیٹنا، نالہ وفریاد
جہاں	دنیا

غور کیجیے

☆ بہت چھوٹا اور معمولی کیڑا ہونے کے باوجود اپنی چمک سے جگنو، مشکل میں پڑے بلبل کی مدد کرتا ہے۔ اس واقعہ سے ہمدردی کے جذبے کا اظہار ہوتا ہے۔

☆ شاعر نے آخری شعر میں اچھے لوگوں کی خوبی بیان کی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہی لوگ اچھے ہوتے ہیں جو ضرورت مندوں کے کام آتے ہیں۔

☆ کسی لکڑی کے اوپری حصے میں آگ جلا کر روشنی کی جاتی ہے جسے ہاتھ میں لے کر چلتے ہیں اُسے مشعل کہتے ہیں جلوس میں بھی لوگ مشعل لے کر چلتے ہیں۔ یہاں شاعر نے مشعل کو روشنی کے معنیٰ میں استعمال کیا ہے۔

سوچیے بتائیے اور لکھیے

۱۔ بُلبُل کیوں اُداس تھا؟

۲۔ جگنو نے بلبل کی مدد کس طرح کی؟

۳۔ نظم کے آخری شعر میں شاعر نے کیا کہا ہے؟

نیچے دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کر کے شعر مکمل کیجیے

اللہ	شجر	سر	بلبل	کی	چمکنے	بولا	دیا	جو	جہاں

ٹہنی پہ کسی .... کی تنہا .... تھا کوئی اُداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات .... پہ آئی اُڑنے .... میں دن گزارا
سن کے بلبل .... آہ و زاری جگنو کوئی پاس ہی سے ....
.... دی ہے مجھ کو مشعل چمکا کے مجھے .... بنایا
ہیں لوگ وہی .... میں اچھے آتے ہیں .... کام دوسروں کے

صحیح (✓) اور غلط (×) کا نشان لگائیے

جگنو رات میں چمکتا ہے
پیڑ پر بلبل نہیں بیٹھتا
جگنو نے بلبل کی مدد کی
ہم کو دوسروں کی مدد نہیں کرنی چاہیے
بلبل کی طرح دوسرے پرندے بھی ہوا میں اُڑتے ہیں
بلبل کے سر پر تاج ہوتا ہے
''ہمدردی'' نظم کے شاعر کا نام علامہ اقبال ہے
جگنو ایک بڑا پرندہ ہے

جیسے پاس کی ضد ''دور'' ہے اسی مثال کے مطابق نیچے لکھے الفاظ کی ضد سامنے دیئے گئے خانوں میں لکھیے۔

اندھیرا	–
صبح	–
حاضر	–
رات	–
غم	–
روشنی	–
اچھے	

نظم کے وہ مصرعے لکھیے جن میں ''اللہ، بلبل، جگنو اور رات'' کے الفاظ آئے ہیں

....

....

نیچے لکھے مصرعوں کے الفاظ کی ترتیب درست کر کے خالی جگہوں میں لکھیے

تنہا شجر کی ٹہنی پہ کسی ....

اندھیرا ہر چیز پہ چھا گیا ....

پاس ہی سے کوئی جگنو بولا ....

جان و دل سے مدد کو حاضر ہوں ....

جو دوسروں کے کام آتے ہیں ....

نیچے دیئے گئے لفظوں کو صحیح خانوں میں لکھیے

شجر ۔ سر ۔ ہمدردی ۔ دیا ۔ دن ۔ روشنی ۔
مدد ۔ راہ ۔ رات ۔ آشیاں ۔ ٹہنی ۔ کپڑا ۔
شغل ۔ جہاں

مذکر	مؤنث

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے

مشعل   شجر   آشیاں   بُلبُل   کپڑا

سبق: 4

گیہوں بُونا، جَو کاٹنا

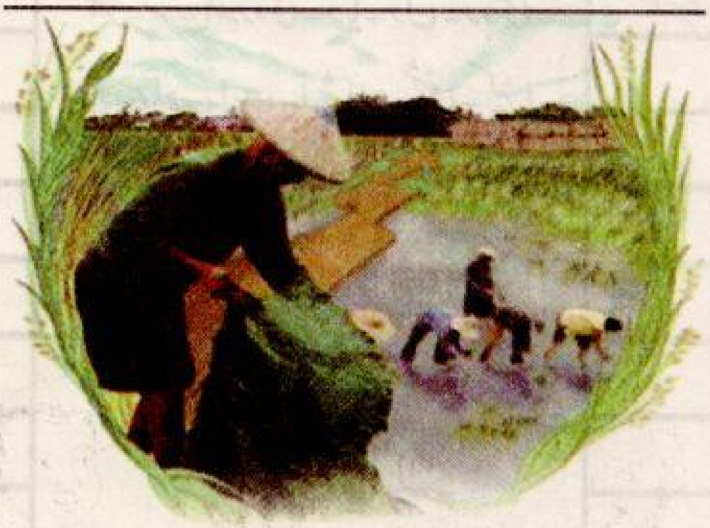

ایک بار حکیم لُقمان کو زمانے کی گردِش نے کسی کسان کا غلام بنا دیا، جو سخت جاہل اور نہایت غافل آدمی تھا۔

حکیم نے آقا کو نصیحت کرنی چاہی مگر سوچا کہ یوں زَبانی باتوں سے اس کے مردہ دِل پر کچھ اثر نہیں ہوگا، اس لئے مناسب موقع کا انتظار کرتا رہا۔

ایک روز آقا نے یہ حکم دیا کہ جاؤ! کھیت میں گیہوں بو دو، حکیم نے فوراً جَو لے جا کر کھیت میں چھڑک دیئے۔ مگر کھیت اُس وقت دیکھنے کو نکلا جب اس میں فصل تیاری کے قریب پہنچ گئی تھی۔

اس نے اپنے حکم کے برخلاف گیہوں کے بجائے جَو کی فصل دیکھی تو نہایت غضب ناک ہو کر غلام سے پوچھا کیا میں نے تجھ سے گیہوں بونے کی فرمائش نہیں کی تھی؟۔

حکیم نے جواب دیا، حضور! بے شک میں نے آپ کے حُکم کے خلاف جَو بو دیئے لیکن مُجھ کو اُمید یہی ہے کہ غلّہ اُٹھانے کے وقت ہم یہاں سے گیہوں سمیٹ کر لے جائیں گے۔

اس جواب نے کسان کے غُصّہ کواور بھی زیادہ بھڑ کا دیا۔ وہ غضب ناک ہوکر بولا، ''کیا اُلٹی سمجھ کا آدمی ہے! بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ بوئیں جَو اور کاٹیں گیہوں؟''

اب حکیم کے نزدیک نصیحت کرنے کا مناسب موقع تھا۔ اس نے نہایت نرمی سے کہا، حضرت! یہ بات تو میں نے آپ ہی کے طور طریق سے سیکھی ہے، کیوں کہ میں ہمیشہ دیکھتا ہوں کہ آپ گناہ اور بدی میں مصروف رہتے ہیں لیکن پھر بھی خُدا سے جزائے خیر کی اُمید کرتے ہیں۔

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ	معانی
گردش	چکّر، ہیر پھیر، مصیبت
غُلام	نوکر، ملازم
جَاہل	اَن پڑھ
غافل	بے خبر
آقا	مالک
نصیحت	اَچھی رائے، بھلے کی بات
مُردہ دِل	جس کے دل پر کوئی اثر نہ ہو۔ بے جان دل
بَرخلاف	اُلٹا، مخالف
غضب ناک	غصہ میں بھرا ہوا
غلّہ	اَناج
گناہ	قصور، خطا، پاپ
بَدی	بُرائی
مصروف	کام میں لگا ہوا
جزائے خیر	نیکی کا بدلہ بھلائی کا پھل

سوچیے اور بتایئے

1. کسان نے حکیم کو کیا حکم دیا؟
2. کسان نے کھیت میں کیا اُگا ہوا پایا؟
3. حکیم کے جواب نے کسان کے غصہ کو اور بھی زیادہ کیوں بھڑکا دیا؟
4. حکیم نے کسان کو کیا نصیحت کی؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی اضداد لکھیے

غلام	جاہل	قریب	اُلٹی	بھلائی	نرمی

نیچے دیئے گئے لفظوں سے جملے بنایئے

آدمی حکیم کسان نصیحت مالک

استاد کی شاگرد سے گفتگو:

اُستاد : اَشرف میاں ! آپ کیا کر رہے ہیں؟

اَشرف : جناب! میں حساب کے سوال حل کر رہا ہوں۔

اُستاد : بہت اچھے!

اُستاد : اظہر بابو آپ کیا کر رہے ہیں؟

اظہر : میں نظیر اکبرآبادی کی نظم ’’برسات کی بہاریں‘‘ یاد کر رہا ہوں

S.S.A. 2013-14 (Free)

اُوپر کے جملوں میں ’ کرر ہے ہیں‘ حساب کے سوال حل کررہاہوں، یادکررہاہوں، سے کسی کام کا ہونا سمجھا جارہاہے۔اسے ہی فعل کہتے ہیں۔

ایسے تین جملے لکھیے جن سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا پتہ چلتا ہو۔

1 ....

2 ....

3 ....

سبق:5

وقت بڑا انمول ہے بچّو

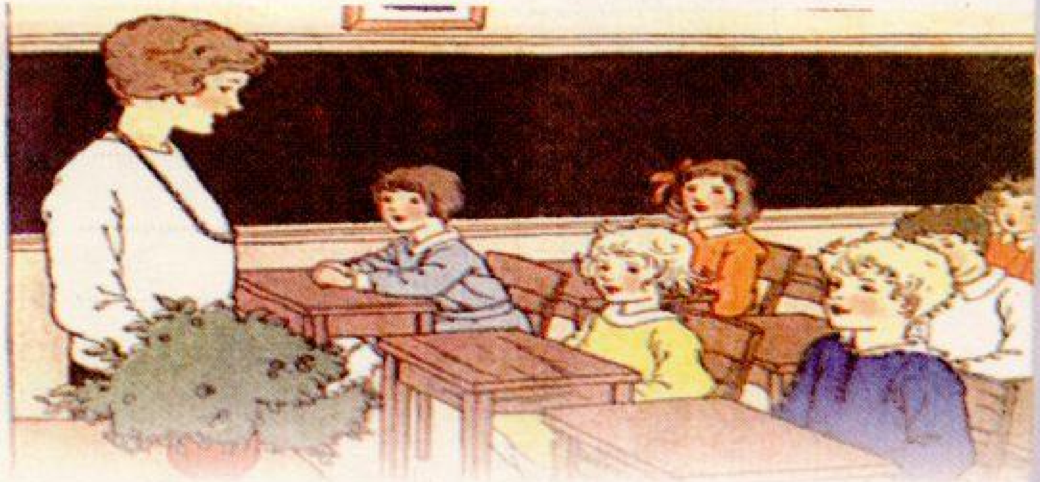

وقت بڑا انمول ہے بچّو   پل پل اس کا ہیرا سمجھو
وقت کی عزت کرنا سیکھو   اِس دُنیا میں جینا سیکھو
پل پل کے یہ ہیرے موتی پلکوں سے تو، تول
وقت بڑا انمول ہے بچّو، وقت بڑا انمول

وقت کی گودی سے اُٹھے تھے   گاندھی جی اور چاچا نہرو
مولانا آزاد سے گیانی   جن کی باتیں گیان کی وانی
گیان کی وانی کا بھی بھلا ہے دنیا میں کیا مول
وقت بڑا انمول ہے بچّو وقت بڑا انمول

ٹیچر ہو یا بھائی اپنا   عزت سب کی دِل سے کرنا
سب سے پریم اور پیار سے ملنا   نفرت کے سائے سے بچنا
اِن باتوں کو سوچو سمجھواور دل میں لو، تول
وقت بڑا انمول ہے بچّو وقت بڑا انمول

پڑھیے اور سمجھیے

معانی		الفاظ
قیمتی	:	انمول
علم	:	گیان
بولی	:	وانی

سوچئے اور بتائیے

(الف) اس نظم میں کسے انمول کہا گیا ہے؟

(ب) اس نظم میں کن کن شخصیتوں کا نام ہے؟

(ج) کس چیز سے بچنا چاہیے؟

(د) اس نظم سے کیا سبق ملتا ہے؟

شعر مکمل کریں

(الف) وقت کی عزت کرنا سیکھو

....

(ب) ....

گاندھی جی اور چاچا نہرو

(ج) سب سے پریم اور پیار سے ملنا

....

'انمول' اس لفظ کے دو حصے ہیں ''اَن'' اور ''مول'' = انمول یعنی جس کی کوئی قیمت نہیں (بیش قیمت)

نیچے دیے گئے الفاظ میں ''اَن'' جوڑ کر لفظ بنایئے اور اُن کے معنی بھی لکھئے

جان۔ داتا۔ پڑھ۔ بن۔ دیکھا۔

خالی جگہوں میں مناسب لفظ بھریئے

گیان، ٹیچر، انمول، عزت، وقت

وقت بڑا.........................ہے بچّو

وقت کی.........................کرنا سیکھو

.........................کی گودی سے اٹھے تھے

.........................ہو یا بھائی اپنا

جن کی باتیں.........................کی وانی

سبق:6

زبان کا رَس

رامو سے اُس کی بیوی، ماں اور باپ سب ہی تنگ تھے، وہ کوئی کام نہیں کرتا تھا اور نکما بیٹھا رہتا تھا۔ دوستوں کے ساتھ گپّیں ہانکتا اور دن کاٹتا۔ بیوی روز طعنے دیتی "نکھٹو کام کے نہ کاج کے دشمن اناج کے"

بیوی کے طعنوں سے تنگ آ کر وہ روزگار کی تلاش میں گاؤں سے چل پڑا۔ دھوتی کے سرے میں کچھ چاوَل باندھ لیے۔

چلتے چلتے دو پہر ہوگئی۔ ایک پیڑ کے نیچے اُس نے آرام کیا اور پھر چل پڑا۔ شام کے وقت رامو ایک گاؤں کے قریب پہنچا۔ رات گذارنے کے لئے کوئی جگہ تلاش کرنے لگا تبھی سامنے ایک بُڑھیا کا گھر دِکھائی پڑا۔

رامو بولا

"مائی: جے رام جی کی"

"مائی! کیا رات میں رہنے کی جگہ مل جائے گی"

"بیٹا کہاں سے آ رہے ہو؟"

"فیروز پور سے"

''یہاں دروازے کے پاس سو رہنا''

ٹھیک ہے بیٹا

رامو نے دھوتی کے کونے سے چاول نکال کر بڑھیا کو دیے اور پکا دینے کو کہا۔

بڑھیا نے چاول اُبالنے کے لئے انگیٹھی جلائی۔ رامو بے کار بیٹھا ہوا اِدھر اُدھر جھانکنے لگا۔ ڈیوڑھی میں بھینس بندھی ہوئی تھی۔

''مائی: یہ بھینس اپنی ہے۔''

''ہاں!''

''کتنا دودھ دیتی ہے؟''

''دس سیر''

''مائی اس ڈیوڑھی کا دروازہ تو بہت چھوٹا ہے''

''ہاں بیٹا''

''اگر تمہاری بھینس مرجائے تو اس دروازہ سے کیسے نکالی جا سکے گی؟''

بُڑھیا غصّے سے لال پیلی ہو کر بولی

''لے اپنے چاول سنبھال اور یہاں سے چلتا بن میری بھینس کیوں مرے تو ہی کیوں نہ مرجائے۔''

بڑھیا نے اُبلتے ہوئے چاولوں کی پتیلی رامو کی دھوتی میں اُلٹ دی۔ رامو دھوتی میں چاول ڈالے گاؤں میں گھوم رہا تھا اور ٹھور ٹھکانا تلاش کر رہا تھا۔ چاولوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا۔

راستے میں کسی نے پوچھا ''ارے یہ کیا ٹپک رہا ہے''

رامو نے فوراً جواب دیا ''زبان کا رس''

تو بچّو! زبان پر قابو رکھنا چاہئے اور سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے۔ (سرجیت)

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ		معنٰی
طعنہ	:	آواز کسنا، طعنہ کرنا
نِکھٹو	:	نکما، کسی کام کا نہیں
مائی	:	ماں
انگیٹھی	:	چولہا، آگ جلانا

پڑھیے اور بتائیے

1. راموسے اس کی بیوی، ماں اور باپ کیوں تنگ تھے؟
2. شام کے وقت رامو کہاں پہنچا؟
3. رامو اور بڑھیا میں کیا کیا باتیں ہوئیں؟
4. رامو کی کون سی بات پر بڑھیا لال پیلی ہوگئی؟

یہ کس نے کہا؟

1. مائی! یہ بھینس اپنی ہے؟
2. دس سیر
3. اگر تمہاری بھینس مرجائے تو اس دروازہ سے کیسے نکالی جا سکے گی؟
4. بھینس کے علاوہ اور دودھ دینے والے جانوروں کے نام بتائیے

1..........2..........3..........4..........5..........

معنٰی تلاش کیجیے

گپیں ہانکنا : ....

دن کاٹنا : ....

لال پیلا ہونا : ....

سبق: 7

برسات کی بہاریں

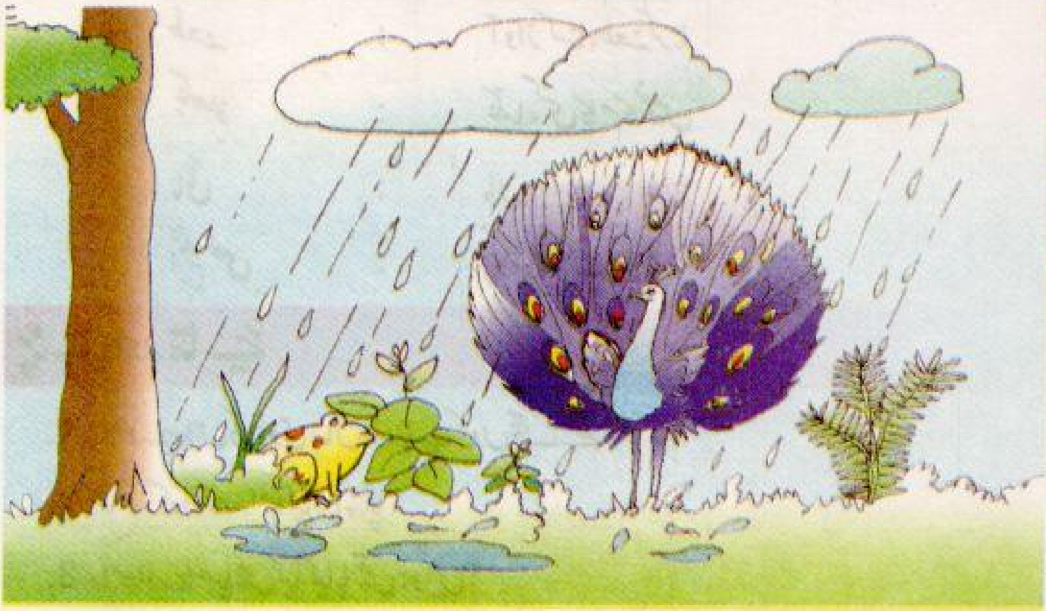

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بوندوں کی جھمجھاہٹ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
ہر جا بچھا رہا ہے سبزا ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے

جنگل میں ہورہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دئے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

جو مست ہوں اُدھر کے کر شور ناچتے ہیں
پیارے کا نام لے کر کیا زور ناچتے ہیں
بادل ہوا سے گر کر گھنگھور ناچتے ہیں
مینڈک اُچھل رہے ہیں اور مور ناچتے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

بولیں بئے بٹیریں قُمری پکارے کُو،کُو
پی پی کرے پپیہا بگلے پکارے تُو، تُو
کیا ہُدہُدوں کی حُق حُق کیا فاختوں کی ہُو، ہُو
سب رَٹ رہے ہیں تجھ کو، کیا پنکھ کیا پکھیرُو
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

(نظیر اکبرآبادی)

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ		معانی
لہلہاہٹ	:	لہرانا
جھجھاہٹ	:	چمک دمک، بوندوں کے لگاتار گرنے کی آواز
قطرات	:	قطرے کی جمع، بوندیں
گھات	:	موقع، گھڑی
جا	:	جگہ، مقام
قدرت	:	فطرت، طاقت، خدا کی شان

سوچیے اور بتائیے

1. پہلے بند میں شاعر نے کیا کہا ہے؟
2. ''ہرے بچھونے'' سے کیا مراد ہے؟
3. ''ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. پرندے کس کی رٹ لگا رہے ہیں؟

ان لفظوں کے واحد لکھیے

باغات	قطرات	بوندوں	تماشے	بچھونے

مصرعے مکمل کیجیے

سبزوں کی............ باغات کی بہاریں

............کی جھمجھاہٹ، قطرات کی بہاریں

ہر جا بچھا رہا ہے سبزا ہرے............

............ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے

جو مست ہوں ادھر کے کر............ ناچتے ہیں

املا درست کیجیے

باگات، کتراط صبزے مہق کمری فاکھتوں

ان مصرعوں کو صحیح کر کے لکھیے

ہر جا بچھا رہا ہے ہر جا ہرے بچھونے

قدرت کے بچھ رہے ہیں کیا کیا ہرے بچھونے

جنگل میں ہو رہا ہے سبزا ہرے بچھونے

بچھوا دئے ہیں حق نے پیدا ہرے بچھونے

1. پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ		معنٰی
افتتاح	:	شروع کرنا
اساتذہ	:	استاد کی جمع
معذور	:	اپاہج، مجبور
ریاضی	:	حساب
مصروف	:	کام میں لگا رہنا
افراتفری	:	بھاگ دوڑ
آناً فاناً	:	جلدی
ترکیب	:	طریقہ
حاضر دماغی	:	ذہانت، سمجھ داری
حوصلہ مندی	:	ہمّت

2. سوچیے اور بتایئے

1. اسکول میں کیا ہونے والا تھا؟
2. سکینہ اور مالتی کون تھیں؟
3. سکینہ کا شوق کس چیز میں تھا؟
4. آگ پر قابو کیسے پایا گیا؟
5. سکینہ اور مالتی کو کون سا ایوارڈ ملا؟

3. اس سبق سے پانچ ایسے لفظ لکھیے جو "جمع" کے صیغے میں ہوں جیسے: اساتذہ، سہیلیاں وغیرہ

4. املا درست کیجئے ۔

معجور نجم ریاجی استکبال سدر

5. نیچے دیے گئے خانوں میں ہفتے کے دنوں کے نام لکھئے ۔

6. ہندسوں کے نام ساتھ جوڑ کر لفظ بنائیے ۔

مثال:	لا+4	لاچار

بر+7

کر+9

رتھ+10

را+30

تن+100

7. خوشخط لکھئے ۔

دیکھتے دیکھتے افتتاح کا وقت آ گیا۔

....

....

....

....

....

آؤ کھیلیں کھیل

چاندنی نے روبی کو آواز لگائی، روبی سمجھ گئی کہ کھیلنے کا وقت ہو گیا ہے۔ امی سے کہہ کر وہ دوڑی آئی اس نے چاندنی کو اپنی نئی رسّی دکھائی۔

سامنے سے عدنان، آفاق، افروز، اشرف ڈولی، عبداللہ، درخشاں، روبی بھی آتے دکھائی دیے، ایک ایک کر سب بچے میدان میں اکھٹے ہو گئے۔ کوئی گیند لایا تو کوئی رسّی۔

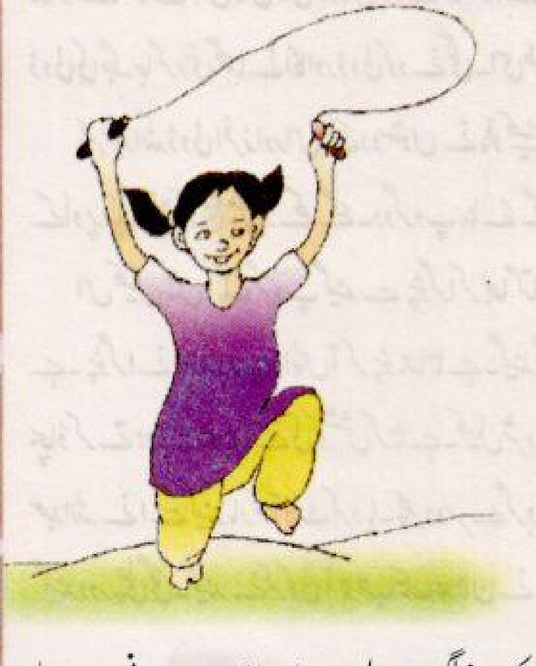

آفاق بولا میں اریب کو بُلا لاتا ہوں وہ دوڑتا ہوا ریب کے گھر گیا، اس نے پکارا ریب آؤ اریب سب آ گئے ہیں چلو جلدی چلیں سب اکٹھے ہوئے اور سوچنے لگے کیا کھیلیں؟ پٹو آنکھ مچولی یا پھگڑی؟ ڈولی بولی میں تو آج رسی کودونگی۔ دیکھو نئی رسی، سبھی رسی کودنے کا کھیل کھیلنے لگے، ڈولی اور روبی نے رسّی کے دونوں سرے کو پکڑا کچھ دوری پر کھڑی ہو کر اُسے گھمانے لگیں۔ بیچ میں عدنان کودنے لگا، کودتے ہوئے اس کا پاؤں رسی سے چھو گیا وہ آؤٹ ہو گیا اب وہ ڈولی کی جگہ جا کر رسّی گھمانے لگا اور ڈولی کودنے لگی۔ اسی طرح باری باری سے چاندنی اور عبداللہ نے بھی رسی کودی۔

پھر عبداللہ ڈولی افرز اور اس کے دوستوں نے پٹو کھیلنے کی سوچی۔ عبداللہ گھر سے سات گول چپٹے پتھر لایا۔ ایک کے اُوپر ایک جمع کر بیچ

چاندنی نے روبی کو آواز لگائی، روبی سمجھ گئی کہ کھیلنے کا وقت ہو گیا ہے۔ امی سے کہہ کر وہ دوڑی آئی اس نے چاندنی کو اپنی نئی رسّی دکھائی۔

سامنے سے عدنان، آفاق، افروز، اشرف ڈولی، عبداللہ، درخشاں، روبی سبھی آتے دکھائی دیے، ایک ایک کر سب بچے میدان میں اکھٹے ہو گئے۔ کوئی گیند لایا تو کوئی رسّی۔

آفاق بولا میں اریب کو بُلا لاتا ہوں وہ دوڑتا ہوا ریب کے گھر گیا، اس نے پکارا ریب آؤ اریب سب آگئے ہیں چلو جلدی چلیں سب اکٹھے ہوئے اور سوچنے لگے کیا کھیلیں؟ پٹو آنکھ مچولی یا پھگڑی؟ ڈولی بولی میں تو آج رسی کودونگی ۔ دیکھو نئی رسی، سبھی رسی کودنے کا کھیل کھیلنے لگے، ڈولی اور روبی نے رسّی کے دونوں سرے کو پکڑا کچھ دوری پر کھڑی ہو کر اُسے گھمانے لگیں۔ بیچ میں عدنان کودنے لگا، کودتے ہوئے اس کا پاؤں رسی سے چھو گیا وہ آؤٹ ہو گیا اب وہ ڈولی کی جگہ جا کر رسّی گھمانے لگا اور ڈولی کودنے لگی۔ اسی طرح باری باری سے چاندنی اور عبداللہ نے بھی رسی کودی۔

پھر عبداللہ ڈولی افرز اور اس کے دوستوں نے پٹو کھیلنے کی سوچی۔ عبداللہ گھر سے سات گول چپٹے پتھر لایا۔ ایک کے اُوپر ایک جمع کر بیچ میں رکھے گئے۔ دو گروپ بنائے گئے۔

اس کھیل میں ایک گروپ گیند سے پٹو گرا کر بھاگتا ہے تو دوسرا گروپ پہلے گروپ کے کھلاڑیوں کو گیند مارنا ہے۔ پٹو گرانے والا گروپ واپس آکر پٹو جماتا ہے۔ گیند لگ جانے پر وہ کھلاڑی آؤٹ سمجھا جاتا ہے وہ گیند سے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے پٹو جمانے کی کوشش کرتا ہے۔ کھیل شروع ہوا ڈولی پہلے گروپ میں تھی۔ جوں ہی وہ پٹو جمانے آئی عبداللہ نے اسے گیند مار کر آؤٹ کر دیا۔ پھر دوسرے گروپ کی درخشاں نے پٹو گرایا۔ اشرف گیند پکڑنے لگا لیکن گیند دور چلی گئی۔ گیند لے کر کوئی آتا تب تک عدنان نے پٹو جما دیا۔

بچے خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد سب تھک کر بیٹھ گئے۔ تھوڑا آرام کرنے کے بعد روبی نے کہا چلو اب ہم پھگڑی کا کھیل کھیلیں۔

اس کھیل میں ایک وقت میں ایک بار ایک سے زیادہ کھلاڑی اُکڑو بیٹھ کر باری باری سے اپنے دائیں اور بائیں پاؤں پھینکتے اور سمیٹتے ہیں۔ اسے ہی پھگڑی کہتے ہیں جو کھلاڑی دیر تک پھگڑی کرتا ہے اسے فاتح مانا جاتا ہے۔ بیچ میں رکنے یا گر جانے پر کھیل سے باہر کر دیا جاتا ہے، سب سے پہلے روبی نے پھگڑی کی۔ وہ ایک منٹ میں تھک کر رُک گئی۔ اس کے بعد افروز اور اریب نے پھگڑی کی۔ اس طرح سب نے باری باری سے الگ الگ اور پھر اس کے بعد سبھوں نے ایک ساتھ پھگڑی کھیلی۔ سب کو بہت مزہ آیا۔

شام ہونے لگی تھی۔ کل پھر آنے کی بات کر کے سب اپنے اپنے گھروں کی طرف چل پڑے۔

میں رکھے گئے۔ دو گروپ بنائے گئے۔

اس کھیل میں ایک گروپ گیند سے پٹو گرا کر بھاگتا ہے تو دوسرا گروپ پہلے گروپ کے کھلاڑیوں کو گیند مارنا ہے۔ پٹو گرانے والا گروپ واپس آ کر پٹو جماتا ہے۔ گیند لگ جانے پر وہ کھلاڑی آؤٹ سمجھا جاتا ہے وہ گیند سے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے پٹو جمانے کی کوشش کرتا ہے۔ کھیل شروع ہوا ڈولی پہلے گروپ میں تھی۔ جوں ہی وہ پٹو جمانے آئی عبداللہ نے اسے گیند مار کر آؤٹ کر دیا۔ پھر دوسرے گروپ کی درخشاں نے پٹو گرایا۔ اشرف گیند پکڑنے لگا لیکن گیند دور چلی گئی۔ گیند لے کر کوئی آتا تب تک عدنان نے پٹو جما دیا۔

بچے خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ تھوڑی دیر کھیلنے کے بعد سب تھک کر بیٹھ گئے۔ تھوڑا آرام کرنے کے بعد روبی نے کہا چلو اب ہم پھگڑی کا کھیل کھیلیں۔

سبق:8

اُستاد بسم اللہ خاں

سُریلی آواز ہمارے کانوں کو بھلی لگتی ہے۔ سریلی آواز گانے سے بھی پیدا ہوتی ہے اور کسی ساز کو بجانے سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ جن آلات سے طرح طرح کی موسیقی پیدا کی جاتی ہے، انہیں "ساز" کہتے ہیں۔ ایسے بہت سے ساز آپ دیکھ چکے ہوں گے مثلاً بانسری، ڈھول، ستار، طبلہ، سارنگی، ہارمونیم اور ماؤتھ آرگن وغیرہ۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے ساز ہوتے ہیں۔ کچھ ساز ایسے ہوتے ہیں جو خاص موقعوں پر بجائے جاتے ہیں۔ جیسے نقارہ یعنی بہت بڑا ڈھول۔ نقارہ کسی خطرے سے ہوشیار کرنے کیلئے بجایا جاتا ہے۔ شہنائی شادی کی محفلوں میں یا عام طور پر خوشی کی تقریب میں بجائی جاتی ہے۔

ہندوستان کے ساز بجانے والے کئی ماہرین پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ ستار کے ماہر کو ستار نواز، سارنگی کے ماہر کو سارنگی نواز اور شہنائی کے ماہر کو شہنائی نواز کہا جاتا ہے۔

بسم اللہ خاں سب سے بڑے شہنائی نواز تھے۔ وہ 1916 میں بہار کے ایک قصبہ ڈمراوں میں پیدا ہوئے۔

شروع میں انہوں نے اپنے چچا علی بخش ولایتو سے موسیقی سیکھی۔علی بخش بنارس کے وشوناتھ مندر میں شہنائی بجایا کرتے تھے۔بسم اللہ خاں نے ان سے اہم راگ اور دُھنیں سیکھیں۔

بسم اللہ خاں نے پہلی بار آٹھ سال کی عمر میں کولکاتا میں موسیقی کی ایک بڑی محفل میں چچا کے ساتھ اپنے فن کا کمال دکھایا تھا۔ بائیس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے وہ بجانے کے فن میں ماہر ہو چکے تھے۔انہوں نے ملک میں اور ملک سے باہر موسیقی کی کئی محفلوں اور مقابلوں میں شرکت کی۔انہوں نے شہنائی کے ساتھ دوسرے سازوں کے جوڑ ملانے کے بھی بہت سے تجربے کئے۔

اُستاد بسم اللہ خاں اپنے اخلاق اور رکھ رکھاؤ کے لحاظ سے ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کے سچے ترجمان تھے۔ملی جلی تہذیب میں دوسروں کی عزت اور احترام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ان کے خیال میں موسیقی انسانوں کو آپس میں ملانے کا ذریعہ ہے۔

استاد بسم اللہ خاں بے شمار انعامات سے نوازے گئے،ان میں حکومت ہند کے یہ چار اعزاز قابل ذکر ہیں ''پدم شری''، ''پدم بھوشن''، ''پدم وبھوشن''، اور ''بھارت رتن'' ہندوستان کے صرف دو ہی فن کار ایسے ہیں جنھیں یہ چاروں اعزاز ملے ہیں،ایک استاد بسم اللہ خاں اور دوسرے ستیہ جیت رے۔ بے پناہ عزت اور مقبولیت کے باوجود استاد بسم اللہ خاں کبھی دنیاوی آرام وآسائش کے پیچھے نہیں بھاگے۔ بنارس ان کا تھا اور وہ بنارس کے تھے۔ بنارس چھوڑ کر کہیں اور رہنا پسند نہیں کیا۔انھیں سمندر پار کے ملکوں سے بڑے بڑے بُلاوے آئے لیکن مال و دولت کی خاطر انہوں نے اپنی وضع کبھی نہیں بدلی۔انہوں نے پوری زندگی سادگی کے ساتھ ایک عام آدمی کی طرح گزاری۔ بنارس کے اپنے پُرانے گھر میں وہ بہت سادہ زندگی گزارنے میں بڑے خوش اور مگن تھے۔ان کے کاندھوں پر اپنے ساٹھ پینسٹھ عزیزوں اور رشتے داروں کی پرورش کا بوجھ تھا۔اس کے علاوہ وہ اپنے سنگت کاروں اور ان کے بچوں کی ضروریات کا بھی پورا خیال رکھتے تھے۔

15 اگست 1947 کو جب دیش آزاد ہوا تو آزاد ہندوستان کی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے استاد بسم اللہ خاں

کی شہنائی کے سُر ہی گونجے تھے۔ وہ اس بات کو یاد کرکے بہت خوش ہوتے تھے۔ کاشی وشوناتھ مندر پر جو شہنائی انہوں نے بجائی تھی، اسے بھی وہ اکثر یاد کرتے تھے۔

استاد بسم اللہ خاں کا انتقال 21 اگست 2006 کو بنارس میں ہوا۔ ان کی موت کی خبر سے ایسا لگا جیسے ہندستانی سنگیت کی دنیا سونی ہوگئی۔ استاد بسم اللہ خاں جیسے فن کار روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ		معانی
سُریلی آواز	:	میٹھی آواز
ساز	:	باجا
موسیقی	:	سنگیت
تقریب	:	جشن
موسیقار	:	سنگیت یا موسیقی کا جاننے والا
فن	:	ہنر
مقام	:	جگہ
بھارت رتن	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا سب سے بڑا اعزاز
وضع	:	طور طریقہ

غور کیجئے

آپ نے دیکھا ہندوستان کے یہ چار بڑے اعزاز صرف استاد بسم اللہ خاں اور ستیہ جیت رے کو دیے گئے۔ استاد بسم اللہ خاں کو فن شہنائی اور ستیہ جیت رے کو ان کی فلموں کے لئے۔ فن کار ہمارے سماج کا اہم حصہ ہیں انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے

1. موسیقی کے پانچ سازوں کے نام لکھیے؟
2. استاد بسم اللہ خاں کس ساز کے ماہر تھے؟
3. استاد بسم اللہ خاں کن موقعوں کو یاد کر کے خوش ہوتے تھے؟
4. استاد بسم اللہ خاں کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟
5. استاد بسم اللہ خاں کو کن کن اعزازات سے نوازا گیا؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

بنارس ۔ تقریب ۔ ساز ۔ موسیقی ۔ وضع

1. جن آلات سے موسیقی پیدا کی جاتی ہے انہیں.................... کہتے ہیں۔
2. شہنائی عام طور پر خوشی کی.................... میں بجائی جاتی ہے۔
3. استاد بسم اللہ خاں.................... کو انسانوں کو آپس میں ملانے کا ذریعہ سمجھتے تھے۔
4. بنارس ان کا تھا اور وہ.................... کے تھے۔
5. استاد بسم اللہ خاں نے مال و دولت کی خاطر اپنی.................... کبھی نہیں بدلی۔

ان لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے

سریلی ....

شادی ....

محفل ....

مقابلہ ....

اخلاق ....

پڑھیے اور سمجھیے

1. نازیہ صبح مدرسہ جائے گی۔
2. ماجد شہنائی بجائے گا۔
3. کلاس میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے کو انعام ملے گا۔

ان جملوں میں ''جائے گی''، ''بجائے گا''، ''ملے گا''، فعل ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام آنے والے زمانے میں ہوگا ایسے فعل کو ''فعل مستقبل'' کہتے ہیں۔

نیچے دیئے ہوئے جملوں میں ''فعل مستقبل'' چن کر دیئے گئے خانوں میں لکھیے۔

1. میں کل گانا گاؤں گا۔
2. اختر گھر سے آئے گا۔
3. اکبر نے کہا، وہ اپنا کام وقت پر کرے گا۔
4. روبی جلسے میں نظم پڑھے گی۔
5. شہنائی کے ماہر کو شہنائی نواز کہا جاتا ہے۔
6. استاد بسم اللہ خاں جیسے فن کار روز روز پیدا نہیں ہوں گے۔

نیچے دیئے گئے جوابات میں سے درست جواب چن کر سامنے دیئے گیے خانے میں لکھیے

1. استاد بسم اللہ خاں کے خیال سے کون سی چیز لوگوں کو آپس میں ملاتی ہے؟

موسیقی

اعزاز

مال و دولت

شہنائی بجانے کے ماہر کو کیا کہتے ہیں؟

ستار نواز

سارنگی نواز

شہنائی نواز

استاد بسم اللہ خاں بہار کے کس قصبے میں پیدا ہوئے؟

زیرہ دئی

ڈمراؤں

دسنہ

استاد بسم اللہ خاں کو کون سا اعزاز ملا؟

بھارت رتن

اشوک چکر

پرم ویر چکر

نیچے دیئے ہوئے لفظوں کو "واحد" سے جمع اور "جمع" سے واحد لکھئے

واحد	خطرہ	قصبہ	کمال	تجربہ	
جمع	مواقع	تقریبات	منادر	مقامات	ممالک ......

نیچے دیئے گئے الفاظ کو مذکر اور مؤنث کے خانوں میں لکھیے

موسیقی، مقام، فن کار، شہرت، شرکت، آواز، ساز، عزت، ماہر، ستار

مذکر	مؤنث

S.S.A. 2013-14 (Free)

سرسری مطالعہ

میراوطن

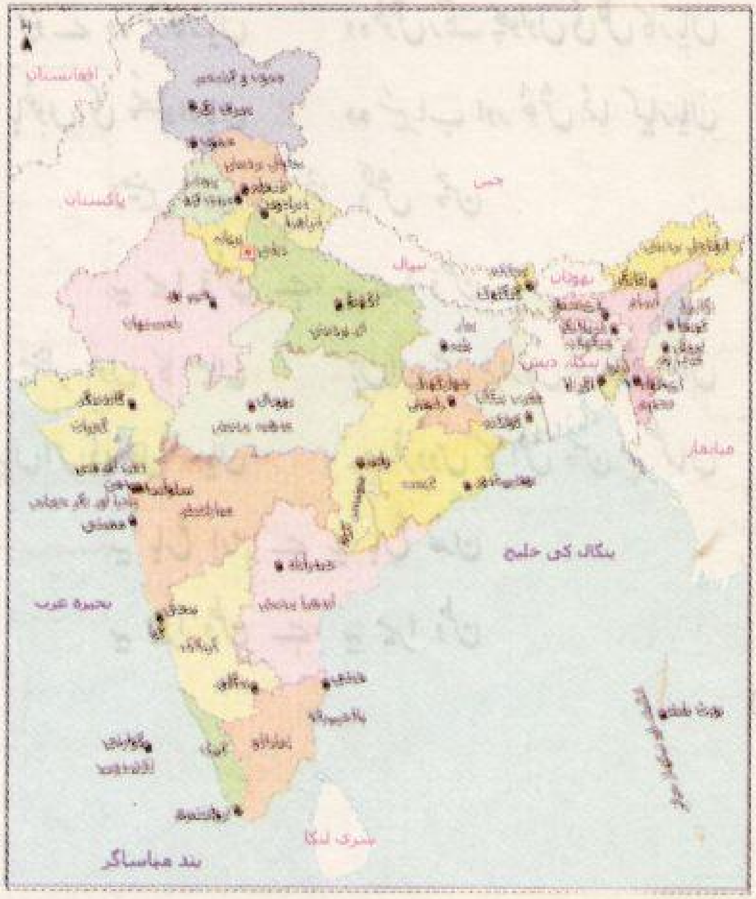

یہ میرا وَطن ہے

یہ میرا وطن

وہ چڑیا، وہ طوطا، وہ مینا، وہ مور وہ کوئل، وہ بلبل، وہ قُمری، چکور

وہ جھیلوں کی لہریں، وہ دریا کا زور وہ جھرنوں کا گرنا، وہ پانی کا شور

وہ سرسبز اس کے پہاڑ اور بَن

یہ میرا وطن ہے، یہ میرا وطن

وہ غلّے وہ میوے وہ ترکاریاں　　وہ خوش رنگ پھولوں کی گل کاریاں
وہ سر سبز باغوں کی پُھلواریاں　　وہ سیراب اور خوش نُما کیاریاں
زمینیں وہ زر خیز دلکش چمن
یہ میرا وَطن ہے، یہ میرا وَطن

پہاڑوں کا منظر بنوں کا سماں　　ہیں ان میں ہزاروں ہی چشمے رواں
کہاں تک بیاں اس کی ہوں خوبیاں　　ہے فردوس کا اس چمن پر گُماں
یہ باغ اِرم ہے یہ باغِ عدن
یہ میرا وطن ہے، یہ میرا وطن

(شفیع الدین نیّر)

S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق:9

ناگارجن ساگر

زراعت کی ترقی کے لئے سب سے بڑی ضرورت سینچائی کی ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں اب بھی لاکھوں ایکڑ زمین ایسی ہے جس میں سینچائی کی سہولت نہیں ہے۔ ان علاقوں کے رہنے والے لوگ صرف بارش پر منحصر کرتے ہیں۔ اس مشکل پر قابو پانے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ کہیں کہیں ندیوں تالابوں اور کنویں سے سینچائی کر کے فصل اُگائی جاتی ہے۔ کچھ علاقوں میں نہریں نکال کر کھیتوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔ ندی پر باندھ بنا کر پانی روک لیا جاتا ہے۔ اور پھر اسے نہروں کے ذریعہ دور دراز حصوں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ ناگارجن ساگر بھی اسی طرح کا باندھ ہے جو آندھرا پردیش میں کرشنا ندی پر بنایا گیا ہے۔ کرشنا ندی وندھیاچل کی پہاڑیوں سے نکل کر مہاراشٹر، کرناٹک اور آندھرا سے بہتی ہوئی خلیج بنگال میں جا گرتی ہے۔

ناگارجن ساگر دنیا کے اونچے باندھوں میں سے ایک ہے۔ اس کا سنگ بنیاد پنڈت جواہرلال نہرو نے رکھا تھا۔ یہ باندھ تقریباً 150 کلومیٹر لمبا اور 150 میٹر اونچا ہے۔ اس کی دیوار جھیل بن گئی ہے۔ یہ جھیل ایک چھوٹا سا سمندر معلوم ہوتا ہے۔ اسی جھیل کا نام ناگارجن ساگر ہے۔

اس کے بائیں کنارے والی نہر کا نام شاستری نہر ہے۔ 1967 میں شریمتی اندرا گاندھی نے پہلی بار باندھ کے پانی کو ان نہروں میں چھوڑا۔ نہروں میں پانی کی مقدار کم یا زیادہ کرنے کے لئے باندھ پر لوہے کے مضبوط کواڑ لگائے گئے ہیں۔ جنہیں مشین کی مدد سے اوپر یا نیچے کیا جاسکتا ہے۔ ان نہروں سے آندھرا کی لاکھوں ایکڑ زمین کو پانی ملتا ہے۔ جس سے ریاست میں زراعت کو کافی ترقی ہوئی ہے۔

ناگارجن ساگر ایک اچھی تفریح گاہ بھی ہے۔ دُور دُور کے ملکوں سے سیاح اسے دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ جھیل میں کشتی رانی ہوتی ہے۔ جھیل کے بیچ میں ایک ٹاپو ہے جس پر ایک میوزیم بنایا گیا ہے۔ اس میوزیم میں بودھ مذہب کی وہ قدیم یادگاریں رکھی گئی ہیں جو کھدائی میں دستیاب ہوئی تھیں۔

ناگارجن ساگر باندھ ہمارے ملک کے انجینئروں کا کارنامہ ہے۔ یہ باندھ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسانی محنت، لگن اور آپسی تعاون سے بہت کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے ملک میں ایسے اور بھی کئی بڑے باندھ ہیں جیسے بھاکرا ننگل، تنگ بھدرا، ہیرا کنڈ اور گاندھی ساگر۔ اگر ملک بھر میں اس طرح کے بہت سے باندھ بن جائیں تو ملک کی ترقی میں چار چار چاند لگ جائیں گے۔

عتیق اعظمی

پڑھیے اور سمجھیے

الفاظ		معنیٰ
زراعت	:	کھیتی باڑی
سہولت	:	آسانی
دوردراز	:	دوردور
سنگ بنیاد	:	نیو، بنیاد کا پتھر
منصوبہ	:	کام کرنے کا خاکہ، یوجنا
انتخاب	:	چننا
تعاون	:	مدد
تفریح گاہ	:	سیر کرنے کی جگہ
باندھ	:	باندھ جو پانی کو روکنے کے لئے بنایا جائے
قدیم	:	پرانا
سیاح	:	جگہ جگہ کی سیر کرنے والا
دستیاب	:	حاصل ہونا

سوچیے اور بتایئے

.1 ناگارجن ساگر کیا ہے؟

.2 کھیتوں میں پانی پہنچانے کے کیا کیا ذرائع ہیں

.3 ناگارجن ساگر باندھ کہاں ہے اور کس ندی پر بنایا گیا ہے؟

.4 ناگارجن ساگر باندھ سے کیا فائدے ہیں؟

نیچے دئے گئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجئے

زراعت، سینچائی، باندھ، تفریح گاہ، تعمیر، منصوبہ

باندھ سے کیا کیا فائدے ہیں؟ پانچ جملے لکھئے

نیچے لکھے سوالوں کے صحیح جواب تلاش کر کے سامنے لکھئے

ناگارجن ساگر باندھ کہاں ہے؟

(الف) مہاراشٹر (ب) آندھراپردیش

(ج) کرناٹک (د) کیرالا

دنیا کے سب سے اونچے باندھ کا کیا نام ہے

(الف) ناگارجن ساگر باندھ (ب) بھاکڑانگل باندھ

(ج) گاندھی ساگر (د) تنگ بھدرا

ناگارجن ساگر باندھ کا سنگ بنیاد کس نے رکھا

(الف) جواہر لال نہرو　　(ب) لال بہادر شاستری

(ج) اندرا گاندھی　　(د) راجیو گاندھی

ناگارجن ساگر باندھ میں کس مذہب کی قدیم یادگار ہے؟

(الف) جین مذہب　　(ب) ہندو دھرم

(ج) اسلام مذہب　　(د) بدھ مذہب

ناگارجن ساگر باندھ کی اونچائی کیا ہے؟

(الف) 200 میٹر　　(ب) 250 میٹر

(ج) 150 میٹر　　(د) 300 میٹر

سبق:10

سُورج

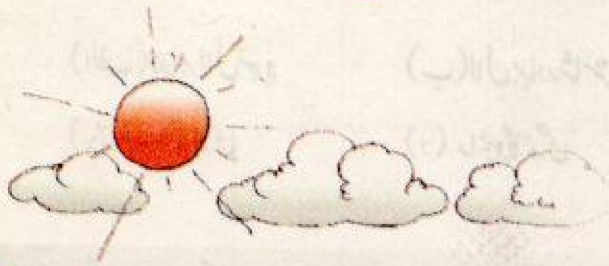

اگر نہ ہوتا سورج جگ میں دن ہی کہاں نِکلتا
مُرغا بھی سوتا ہی رہتا، بانگ کبھی نہ دیتا
کبھی فلک پہ گھٹا نہ ہوتی، کبھی نہ بارش آتی
بارش کا موسم نہ ہوتا، کیسے کوئل گاتی
اگر نہ ہوتا سورج جگ میں، پودے کہاں پنپتے
سورج میں گرمی نہ ہوتی آم کہاں سے پکتے
ماہتاب روشن نہ ہوتا، موسم کہاں بدلتے
اِس دُنیا کے کام بنا سورج کے کیسے چلتے
سورج گر نہ ہوتا تو اِس دُنیا کا کیا ہوتا
دَریا میں پانی نہ ہوتا، غلہ کوئی نہ ہوتا

(ماخوذ)

1. پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنیٰ
جگ	دُنیا
فلک	آسمان
گھٹا	بادل
ماہتاب	چاند
روشن	اُجالا
فصل	اَناج
بانگ	مرغے کی آواز

2. سوچیے اور بتایئے:

بارش کیوں نہیں ہوتی ؟

آم کیسے پکتے ہیں؟

اگر سورج نہیں ہوتا تو دنیا کی حالت کیا ہوتی ؟

3. مخالف معنی کے الفاظ کو ضد یا متضاد کے نام سے جانتے ہیں

پچھلے اسباق میں آپ کچھ الفاظ کے اُلٹے الفاظ لکھ چکے ہیں، ان اُلٹے الفاظ کو ضد یا متضاد الفاظ بھی کہتے ہیں جیسے: آزاد۔ غلام

اسی طرح نیچے دیے گئے الفاظ کی ضد لکھئے:

گرمی	
دن	
فلک	
جاگنا	
مرغا	

4. دیے گئے الفاظ کو مناسب جگہوں میں بھریے

آم	ماہتاب	کہاں	گرمی	سورج
کہاں	پانی	فصل	جگ	کیا

اگر نہ ہوتا سورج .... میں دن ہی .... نکلتا

سورج میں .... نہ ہوتی .... کہاں سے پکتے

.... روشن نہ ہوتا، موسم .... بدلتے

.... گر نہ ہوتا تو اس دنیا کا .... ہوتا

دریا میں .... نہ ہوتا .... نہ کوئی ہوتا

5. خوشخط لکھیے:

اگر نہ ہوتا سورج جگ میں پودے کہاں پنپتے

....

....

....

....

....

6. جملوں میں استعمال کیجیے

مرغا	
بارش	
کوئل	
ماہتاب	
فصل	

سبق: 11

غرور کا انجام

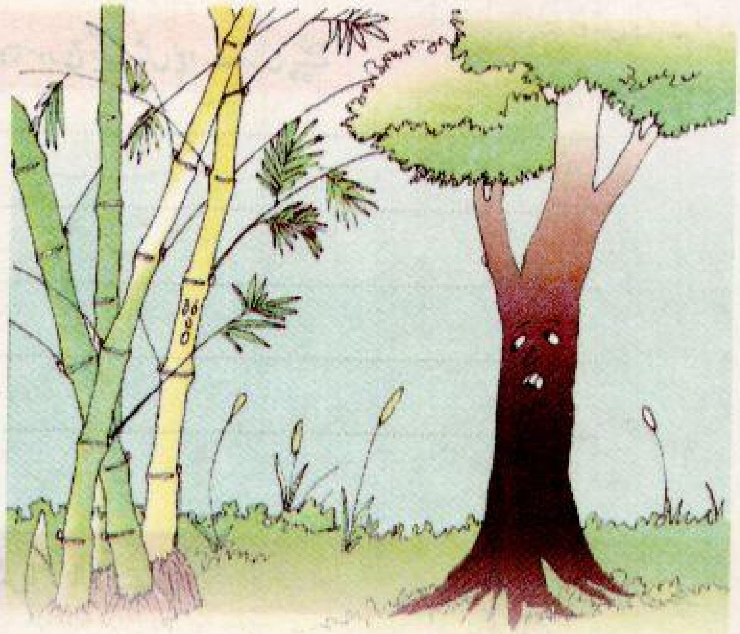

کسی مقام پر ایک بانس واڑی تھی۔ اس کے قریب ایک جامن کا پیڑ تھا۔ جامن کا پیڑ بہت مضبوط تھا۔ اس کی شاخیں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ اس کے مقابلے بانس پتلا سا اور لچیلا تھا۔ جس سمت ہوا چلتی وہ اسی طرف جھک جاتا تھا۔

ایک بار جامن کے پیڑ نے گھمنڈ کے ساتھ بانس سے کہا ''تم تو بڑے وفادار ہو۔ تم ہوا کی سمت اور رفتار کے مطابق کیوں ہلتے اور ڈولتے رہتے ہو۔ تم بھی میری طرح شان سے سیدھے کھڑے رہا کرو۔ تم ہوا سے کہہ دو کہ اس کے حکم کے مطابق نہیں چلو گے۔ کچھ ہمت کا ثبوت دو۔ اس دنیا میں طاقت والوں کا ہی بول بالا ہے۔''

جامن کے پیڑ کی باتیں سن کر بانس نے چپ رہنا ہی مناسب سمجھا۔ بانس کو چپ دیکھ کر جامن کا پیڑ غصے میں بولا" کیا تم نے میری بات نہیں سنی" تم میری باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟

اس پر بانس نے کہا" میں کیا کہہ سکتا ہوں تم تو مجھ سے بہت زیادہ مضبوط ہو میں تو بہت کمزور ہوں لیکن میری بات دھیان سے سنو۔ اگر ہوا تیز رفتار سے چلنے لگی تو یہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر ہوا بہت زیادہ رفتار سے چلنے لگے تو اس کا احترام کرنا چاہئے نہیں تو....."

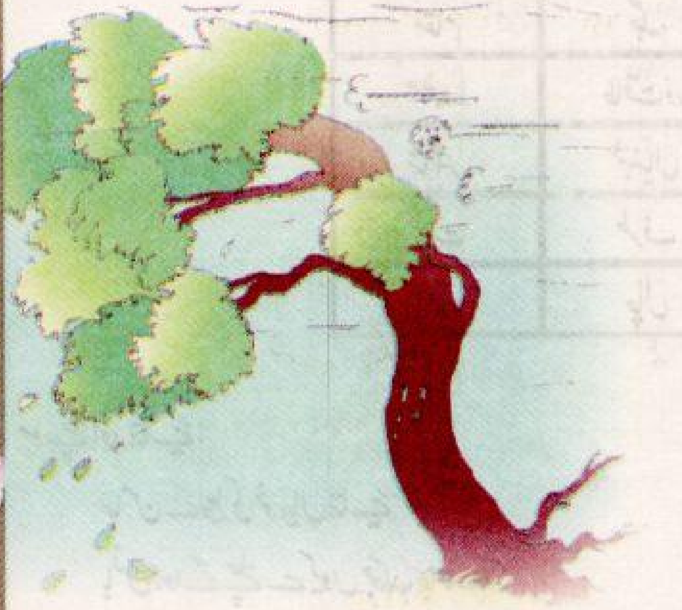

بانس اپنی بات پوری بھی نہیں کر سکا تھا کہ جامن کا پیڑ اور بھی زیادہ غصے میں اس کی بات کاٹ کر بولا" کسی بھی طرح کی ہوا میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی "اس وقت دھیرے دھیرے بہتی ہوئی ہوا نے جامن کے پیڑ اور بانس کے درمیان ہونے والی باتیں سن لیں۔ ہوا زور سے جامن کے پیڑ سے ٹکراتی ہوئی آگے نکل گئی۔ کچھ دیر بعد اپنے اندر اور طاقت سمیٹتے ہوئے ہوا تیز رفتار ہوگئی اور طوفان کی شکل اختیار کر لی۔ بانس اس تیز ہوا کے ٹکرانے سے لگ بھگ پورا جھک گیا پھر وہ طوفانی ہوا جامن کے پیڑ سے دوبارہ جا ٹکرائی۔ ہوا کے ٹکرانے سے اس پیڑ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ ویسے کا ویسا ہی کھڑا رہا۔ مگر طوفانی ہوا نے پوری طاقت لگا کر اس کی شاخوں کو پیچھے کی طرف ڈھکیل دیا، اس طرح جامن کا پیڑ اپنا توازن کھو بیٹھا۔ اس کی جڑیں کمزور ہو گئیں اور وہ پیڑ زمین پر آ گرا۔

جامن کے پیڑ کا یہ انجام دیکھ کر بانس بہت اداس ہوا اور سوچنے لگا آخر کار جامن کا خاتمہ ہو ہی گیا۔ کاش! اس نے میرا کہا مانا ہوتا اور ہوا کا احترام کیا ہوتا لیکن اس کے غرور نے اسے اس انجام تک پہنچایا۔

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنی
مقام	جگہ
مضبوط	طاقت ور
شاخیں	ٹہنیاں
سمت	طرف
رفتار	چال

سوچیے اور بتایئے:

جامن کے پیڑ کی خوبیاں بتایئے

بانس ہوا کے چلنے سے کیوں جھک جاتا ہے؟

دنیا میں کس کا بول بالا ہے؟

تیز طوفان آنے سے جامن کے پیڑ کا کیا انجام ہوا؟

اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

زبان و علم

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا معلوم ہو جیسے پڑھے گا، کھایا، پڑھتا ہے زمانہ سے وقت کا علم ہوتا ہے زمانہ کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) حال (۳) مستقبل

ماضی: وہ فعل ہے جو گزرے زمانہ میں ختم ہو چکا ہو۔ جیسے کوثر نے کھانا کھالیا
حال: وہ فعل ہے جو موجودہ زمانہ میں ہو رہا ہو۔ جیسے مدثر پڑھ رہا ہے
مستقبل: وہ فعل ہے جو آئندہ زمانے میں ہونے والا ہو جیسے۔ وہ پٹنہ جائے گا

مندرجہ ذیل جملوں میں فعل کا زمانہ بتایئے

1. کسی جگہ پر ایک بانس واڑی تھی ....

2. اس دنیا میں طاقت والوں کا ہی بول بالا ہے ....

3. تم ہوا سے کہہ دو کہ اس کے حکم کے مطابق نہیں چلو گے ....

4. ہوا جامن کے پیڑ سے تیز رفتار سے ٹکراتی ہوئی آگے نکل گئی ....

5. تمہیں کھڑا رہنا ہوگا ....

خوش خط لکھیے:

وفادار			
نقصان دہ			
برعکس			
غرور			
انجام			

اگر جامن کا پیڑ بانس کی بات مان لیتا تو کیا ہوتا؟ چار پانچ جملوں میں لکھیے۔

"غرور کا انجام" کہانی سے ملتی جلتی کہانی اپنے ساتھیوں کو سنائیے۔

S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق: 12

میلہ

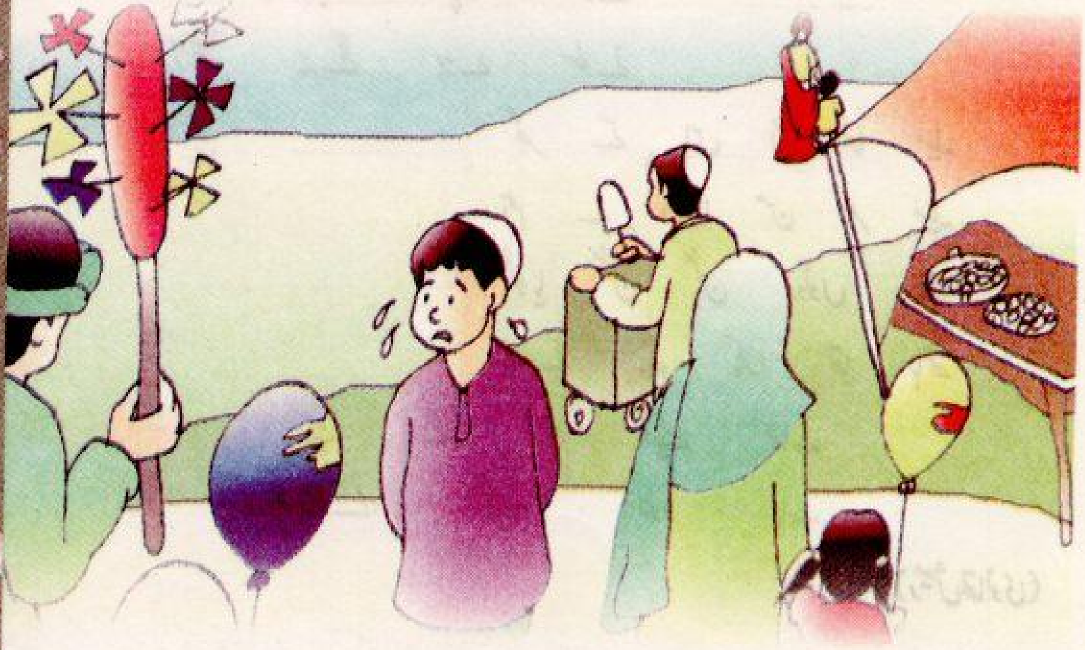

گھر کے پاس لگا میلہ
اُس میں آیا چاٹ کا ٹھیلہ
ہم نے جاکر کھائی چاٹ
ایسے تھے میلے کے ٹھاٹ

گھر کے پاس لگا تھا میلہ
اُس میں آیا چھولے والا
ہم نے جا کر کھائے چھولے
من میں نہیں سمائے پھولے

گھر کے پاس لگا تھا میلہ
اس میں ایک کھلونے والا
لائے جاکر چار کھلونے
رنگ برنگے بڑے سلونے

گھر کے پاس لگا تھا میلہ
ہم نے دیکھا من بھر میلہ
گڑیا گُن گُن دونوں ساتھ
چھوٹے نے پکڑا تھا ہاتھ

میلے کے تھے ایسے ٹھاٹ
جھولے، ٹھیلے، سندر ہاٹ

(رمیش تھانوی)

1. پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنیٰ
چاٹ :	ایک قسم کے کھانے کی چیز
ٹھاٹ :	سجاوٹ، تیاری
سندر :	خوبصورت
ہاٹ :	دیہات میں لگنے والا بازار
سلونے :	دل لبھانے والا

2. شعر پورا کیجیے

گھر کے پاس لگا تھا میلہ
ہم نے جا کر کھائے چھولے

لائے جا کر چار کھلونے
گُڑیا گُن گُن دونوں ساتھ

3. میلہ جیسی آواز سے ملتے جلتے پانچ الفاظ لکھیے۔

....

....

4. سوچیے اور بتائیے۔

میلے میں کھانے کی کیا کیا چیزیں تھیں؟

....

میلے کے ٹھاٹ کیسے تھے؟

....

سبق:13

ایک دُنیا اِن کی بھی

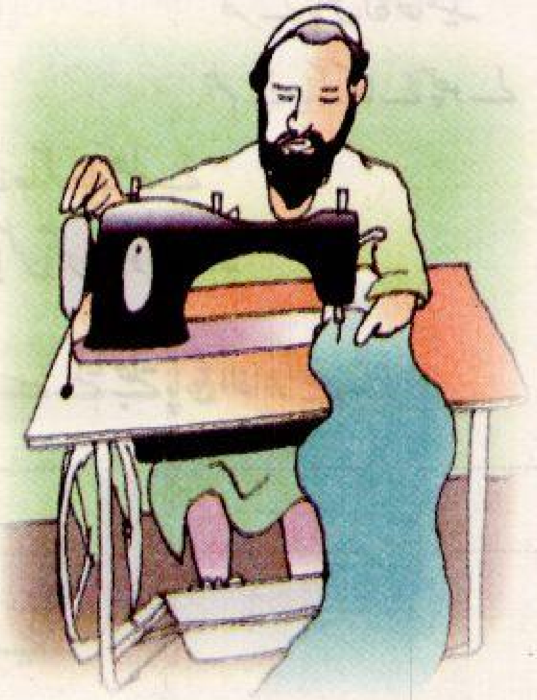

ہر شخص ہر کام نہیں کرسکتا بلکہ سب کے الگ الگ کام ہیں۔کوئی کپڑے سیتا ہے تو کوئی دھوتا ہے۔کوئی بال کاٹتا ہے۔ تو کوئی مٹی کے برتن بناتا ہے۔کوئی کپڑا بنتا ہے تو کوئی قالین۔کوئی لکڑی کا سامان تیار کرتا ہے۔تو کوئی لوہے کے چھوٹے موٹے اوزار۔کوئی جوتے بناتا ہے تو کوئی چمڑے کا دیگر سامان۔کوئی گھروں میں پانی بھرتا ہے تو کوئی طرح طرح کے کھانے پکاتا ہے تو کسی کے ہاتھ سے عالی شان عمارتیں بنتی ہیں۔آدمی یہ سب کام کرنا چاہتا ہے لیکن وہ اکیلا نہیں کرسکتا۔اس لئے ضرورت ہوئی کہ لوگ مل کر آپس میں یہ سب کام بانٹ لیں۔ان الگ الگ کاموں کو پیشہ کہتے ہیں اور

لکڑی کے کام کرنے والے کو بڑھئی یا نجار کہتے ہیں۔ لوہے کا کام کرنے والا لوہار ہوتا ہے، سونے چاندی کے زیور سنار بناتا ہے اور عمارت بنانے والا معمار ہوتا ہے۔ گھروں میں پانی بھرنے والا بھشتی ہوتا ہے۔ اور غلاظت دور کرنے والا مہتر۔ جوتا بنانے والے کو موچی کہتے ہیں اور مٹھائی بنانے والے کو حلوائی، اسی طرح اور بھی بہت سے پیشے ہیں۔

تمام پیشے اپنی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر مختلف کام کرنے والے موجود نہ ہوں تو روز کا رہن سہن دشوار ہو جائے گا۔ ہمارا پورا وقت اپنی معمولی معمولی ضرورتوں کو اپنے ہاتھ سے پورا کرنے میں خرچ ہوگا اور ہم اپنی بڑی ذمہ داریوں کو نہ نبھا سکیں گے سارے کام آپس کے لین دین سے چلتے ہیں۔ ہر شخص ہر کام کے لائق نہیں ہوتا ہے۔ بعض آدمی کسی خاص کام میں مہارت پیدا کر لیتے ہیں اس کام کو وہ نہایت عمدگی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگ کاریگر کہلاتے ہیں۔ خواہ وہ قالین باف ہو، شال باف ہوں، بڑھئی ہوں یا سنار، یہ سب اپنا اپنا فن جانتے ہیں ان کی محنت اور لگن ہماری زندگی کو زیادہ آرام دہ اور خوشگوار بناتی ہے۔ ہمارا دیش ہمیشہ سے اپنی دست کاریوں کی بدولت دنیا بھر میں مشہور رہا ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ ہمارے کاریگروں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں دوسرے ملکوں میں خوب مقبول ہوں تو یہ اسی وقت ممکن ہے جب اپنے کاریگروں کی پوری قدر کریں۔

بات یہ ہے کہ کاریگر خود سے نفیس اور کارآمد اشیاء نہیں بناتے۔ ان سے بنوائی جاتی ہیں۔ کام کرنے والوں کا دل، قدردانوں کی ہمت افزائی سے بڑھتا ہے جب ہم اپنے کاریگروں کو دل کھول کر بڑھاوا دیں گے اور ان کے ہاتھ کا بنا ہوا سامان خود خریدیں گے تو دوسرے بھی دھیان دیں گے۔

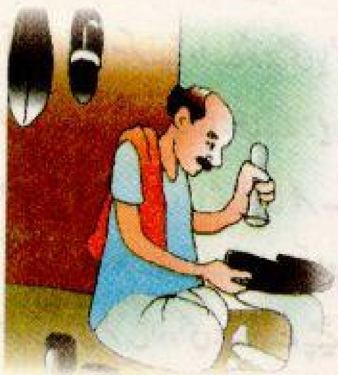

اس زمانے میں مشین کے کام کی ریل پیل ہے اور دست کار کو لوگ بھولتے جارہے ہیں لیکن یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ مشین کی بنی ہوئی چیز یکسانیت رکھتی ہے اور ہاتھ کی بنی ہوئی چیز میں خصوصیت ہوتی ہے اس کی بات ہی کچھ اور ہے۔ ہمارا کشمیر اپنی دست کاریوں کے لئے مشہور ہے۔ ہمارے شال ،قالین گبّے، آخروٹ کی لکڑی کا کام، پیپر ماشی کا کام، اپنی مثال آپ ہیں۔

کچھ لوگ مہتر اور بھشتی جیسے عام پیشہ وروں کو حقیر سمجھتے ہیں لیکن یہ ان کی بھول ہے۔ ذرا سوچیے اگر ایسے لوگ ہمارے درمیان نہ ہوں تو ہمیں کتنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ کام بظاہر معمولی اور آسان نظر آتے ہیں۔ لیکن ہماری زندگی میں ان کی بڑی اہمیت ہے ان کی خدمت ہمارے لئے بڑی سہولتیں پیدا کر دیتی ہیں ہمیں کام دھندے کے لئے وقت مل جاتا ہے۔ اور بہت کچھ تکلیف سے بچ جاتے ہیں۔ کاریگر ہوں یا دوسرے پیشہ ور ہوں سب کے سب شکریہ کے مستحق ہیں۔

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
پیشہ ور	:	کسی قسم کا کام کرنے والا
دیگر	:	دوسرا
غلاظت	:	گندگی
عالی شان	:	بڑی شان
شال باف	:	شال بُننے والا
فن	:	ہنر
آرام دہ	:	آرام دینے والا
دست کاری	:	ہاتھ کا کام

مقبول	:	پیارا، پسندیدہ
کارآمد	:	کام میں آنے والا
معمار	:	عمارت بنانے والا
بھشتی	:	پانی بھرنے والا
اشیاء	:	(شئے کی جمع) چیزیں
قدردان	:	قدر کرنے والا
ہمت افزائی کرنا	:	حوصلہ بڑھانا
ریل پیل	:	کثرت، زیادتی
یکسانیت	:	ایک سا ہونا
اپنی مثال آپ ہونا	:	بے مثال ہونا، غیر معمولی، اپنے جیسا کوئی اور نہ ہونا
حقیر سمجھنا	:	بُرا سمجھنا، کم سمجھنا
بظاہر	:	ظاہر میں، دیکھنے میں
مستحق	:	حق رکھنے والا حق دار

سوچیے اور بتایئے:

1. اگر مختلف پیشہ ور موجود نہ ہوں تو کیا ہو جائے گا؟
2. کشمیر کی مشہور دست کاریاں کون کون سی ہیں؟
3. چار پیشہ وروں کے نام اور ان کے کام بتایئے؟
4. اس زمانے میں لوگ دست کاریوں کو کیوں بھولتے جا رہے ہیں؟

ان جملوں کو پڑھیے اور سبق سے پانچ فعل تلاش کرکے اپنی کاپی میں لکھیے

''ہم دیکھتے ہیں۔ دھوبی کپڑے دھوتا ہے۔ اکیلے وہ کام نہیں کرسکتا۔ دوسرے بھی دھیان دیں گے'' ان جملوں میں دیکھتے ہیں ''دیکھتے ہیں'' ''دھوتا ہے'' ''کرسکتا'' ''دیں گے'' اسی طرح کے سبق میں سے پانچ فعل تلاش کیجیے۔''

نیچے لکھے الفاظ کے معنی لکھ کر جملے بنایے

معمار	غلاظت	نجار
مقبول	آرام دہ	

آپ بڑے ہوکر کیا بننا پسند کریں گے دس جملوں میں لکھیے۔

S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق:14

ایکتا

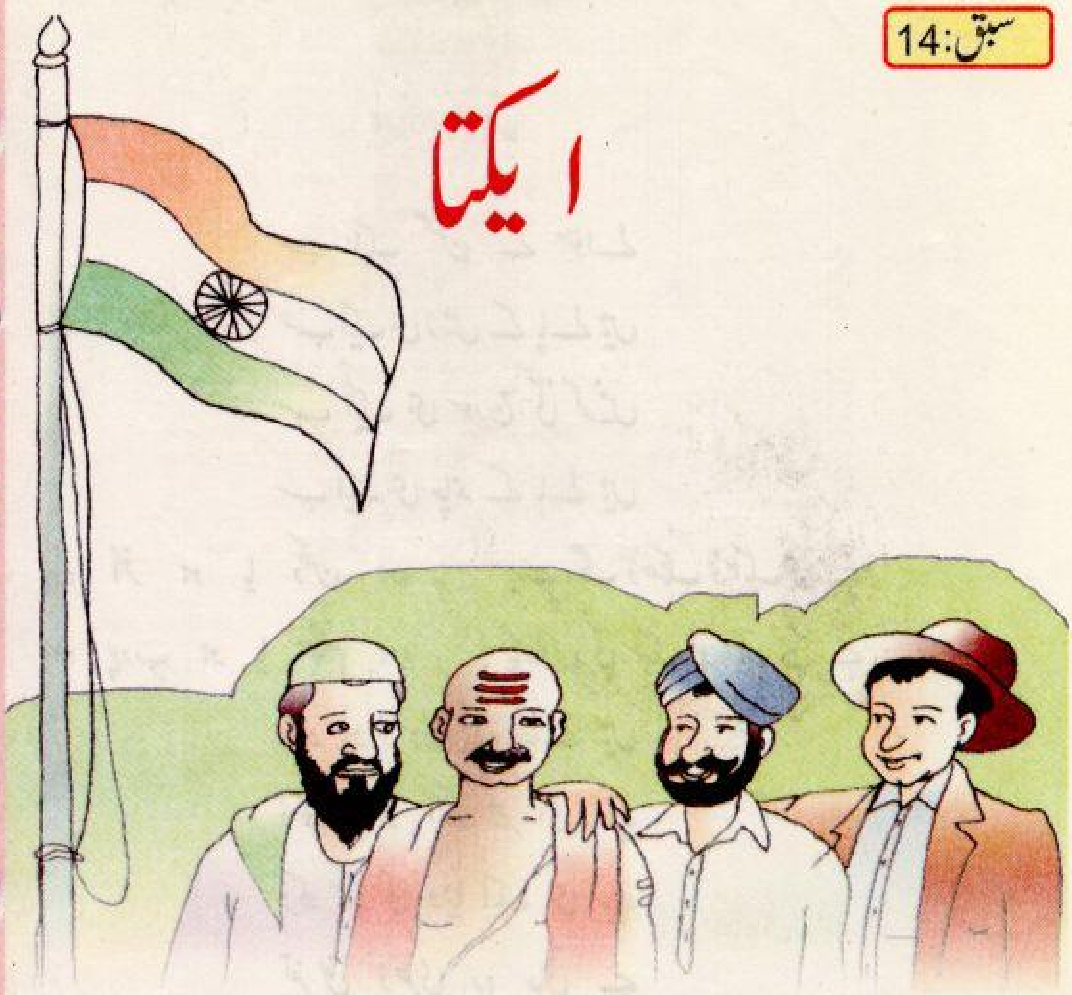

وہ پورب ہو یا پچھّم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے

ہر بیج خزانہ ہوتا ہے

ہر مٹّی سونا ہوتی ہے

ہر ساگر اُمرت ساگر ہے

ہر سیپ کے دِل میں موتی ہے

بکھرے ہوئے تارے لاکھ سہی پر ان کی چمک تو ایک سی ہے

وہ پورب ہو یا پچھّم ہو پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے

سب ایک گگن کے متوالے
سب ایک ہی زمیں کے پالے ہیں
سب ایک ہی سورج کی کرنیں
سب ایک ہی چاند کے ہالے ہیں
وہ اُتّر ہو یا دکھن ہو، ست رنگ دھنک تو ایک سی ہے
وہ پورب ہو یا پچھم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے
سُکھ ہو تو دِل کھل جاتے ہیں
دُکھ ہو تو آنکھ بھر آتی ہے
دُکھ سکھ کی دنیا ایک ہی ہے
تفریق دھری رہ جاتی ہے
پودے تو ہزاروں ہوتے ہیں، ٹہنی کی لچک تو ایک سی ہے
وہ پورب ہو یا پچھم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے

(شاذ تمکنت)

1. پڑھیے اور سمجھیے :

لفظ		معنیٰ
ایکتا	:	میل جول، اتحاد
ساگر	:	سمندر
اَمرت	:	وہ پانی جس کو پی کر انسان امر ہو جاتا ہے، آبِ حیات
گگن	:	آسمان
سیپ	:	ایک قسم کے دریائی کیڑے کا خول جس کے اندر سے موتی نکلتے ہیں
متوالے	:	مست، مدہوش
ست رنگ	:	سات رنگ
دھنک	:	قوس قزح سات رنگوں والی کمان جو بارش کے دنوں میں آسمان پر دکھائی دیتی ہے
آنکھ بھر آنا	:	آنکھوں میں آنسو آجانا
تفریق	:	فرق، بھید

2. غور کیجیے

اُردو ایک میٹھی زبان ہے۔ یہ اس لئے میٹھی ہے کہ اس کے الفاظ بولنے میں آسان اور سننے میں بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اردو کئی زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ اس میں عربی، فارسی اور ہندی کے الفاظ ہیں۔ ہندی کے ایسے بہت سے لفظ جیسے پورب، پچھم، ساگر، امرت، گگن، اتر، دکھن، سکھ، دُکھ وغیرہ۔ آپ نظم ''ایکتا'' میں پڑھ چکے ہیں ان الفاظ میں جو مٹھاس ہے وہی مٹھاس اس کے معنی میں مٹھاس موجود ہے۔

اس نظم میں شاعر نے ایکتا کا سبق دیا ہے اور پورب، پچھم کی مثال دے کر سمجھایا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں مگر ان کے پھولوں کی خوشبو میں کوئی فرق نہیں یعنی سارے پھول خوشبودار ہوتے ہیں۔ پورب، پچھم کی مثال اس لئے دی گئی ہے کہ یہ دونوں دنیا کے دو کونے ہیں اس لئے بہت دور ہیں مگر دور ہونے کے باوجود ان کی خوشبو میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح ساری دنیا کے ہر انسان چاہے وہ کسی بھی جگہ رہتے ہیں ایکتا کے بندھن میں بندھے ہوتے ہیں۔

سوچیے اور بتایے

1. ہر بچ کو خزانہ کیوں کہا گیا ہے؟

....

2. ’’سب ایک زمین کے پالے ہیں‘‘ سے کیا مراد ہے؟

....

3. چاروں سمتوں کے نام کیا ہیں؟

....

صحیح لفظ چن کر مصرعہ مکمل کیجیے

سونا دھری موتی سورج پالے

1. ہر سیپ کے دل میں ...... ہے
2. سب ایک ہی چاند کے ...... ہیں
3. ہر مٹی .... ہوتی ہے
4. تفریق .... رہ جاتی ہے

نیچے چند الفاظ دیے گئے ہیں جن کا املا غلط ہے ان کا درست املا سامنے دیے گئے خانے میں لکھیے

محک		کھزانہ		شونا	
شاگر		موطی		جمیین	
تفریک		آنک		ہجاروں	
سُرج		فولوں		دکھن	

درج ذیل الفاظ سے جملے بنایے۔

خزانہ مٹی چاند دُکھ سُکھ

موتی سیپ سورج ٹہنی

سبق: 15

سِند باد جہازی

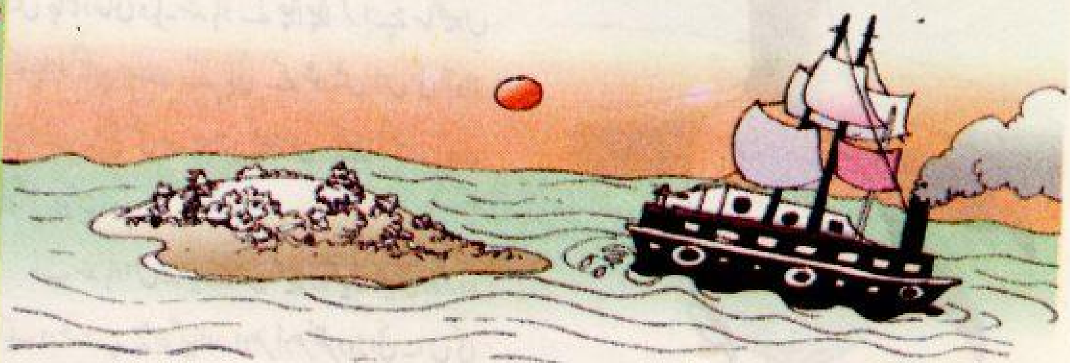

شہر بغداد میں سند باد نام کا ایک سوداگر تھا۔ اُسے تجارت کے سلسلے میں اکثر ایک مُلک سے دوسرے ملک جانا پڑتا تھا۔ اس کی عمر کا بڑا حصہ پانی کے جہازوں کے ذریعہ سفر کرنے میں گزرا۔ اس لئے لوگ اس کو سند باد جہازی کہنے لگے۔ ایک بار اس نے بہت سامال خریدا اور جہاز پر سوار ہو گیا۔ اس جہاز میں سب تاجر ہی سوار تھے۔ جہاں جزیرہ نظر آتا یہ جہاز وہاں ٹھہرالیا جاتا۔ یہ تاجر جزیرے میں جا کر اپنا مال بیچتے اور وہاں کا مال خریدتے۔ بہت دنوں تک یہ لوگ سمندر میں سفر کرتے رہے۔ ایک دن جہاز نے ایک جریزہ کے پاس لنگر ڈالا۔ سب تاجر جہاز سے اُتر کر جزیزے میں گئے۔ سند باد بھی جہاز سے اُتر گیا۔ اس جزیرے میں کوئی آبادی نہیں تھی۔ چاروں طرف جنگل اور سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا تھا جدھر دیکھو پھلوں کے درخت تھے۔ سند باد کے ساتھی جزیرے کی سیر کرنے اور پھل جمع کرنے لگ گئے۔ سند باد ایک درخت کے نیچے سبزے پر لیٹ گیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ لیٹتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی۔ بہت دیر بعد جب سند باد کی آنکھ کھلی تو سب ساتھی جاچکے تھے۔ وہ گھبرا کر ساحل کی طرف دوڑا تو جہاز دور سمندر

میں جاتا دکھائی دیا۔ سند باد نے چلا چلا کر اپنے ساتھیوں کو پکارا لیکن سمندر کے پانی کے شور میں اس کی آواز جہاز تک نہ پہنچ سکی اور جہاز دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

اب سند باد اس جزیرے میں اکیلا رہ گیا۔ مایوس ہو کر وہ ایک درخت پر چڑھ گیا اور اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔ اس کی نظر ایک بہت بڑی گول سفید چیز پر پڑی۔ سند باد درخت سے اُتر کر اس کی طرف چل پڑا۔ نزدیک پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہ انڈے جیسی کوئی چیز ہے۔ جس کا گھیر اتقریباً پندرہ فٹ تھا اور اونچائی اس کے سر سے بھی زیادہ تھی۔ وہ ابھی حیرت سے اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ سائیں سائیں کی آواز سنائی دی۔ جیسے تیز آندھی آ رہی ہو، اس نے آسمان کی طرف دیکھا تو ایک بہت بڑا پرندہ تیزی سے اُترتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے پنجے ہری ٹہنیوں جیسے تھے۔ سند باد کے ہوش جاتے رہے۔ اور وہ جلدی سے اس گول سی چیز کے پاس دُبک کر بیٹھ گیا وہ پرندہ اسی گول چیز پر آ بیٹھا اب سند باد نے سمجھا کہ یہ گول سی چیز اس پرندے کا انڈا ہے۔ سند باد کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔ اس نے سر سے پگڑی کھولی اور اپنے آپ کو اس پرندے کی ٹانگ کے ساتھ مضبوطی سے باندھ لیا۔ رات اسی طرح گزار دی۔ صبح ہوتے ہی پرندہ آسمان کی طرف اُڑنے لگا اور اس کے ساتھ بندھا ہوا سند باد بھی۔ اُڑتے اُڑتے وہ اتنی اونچائی پر پہنچ گیا کہ زمین نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

اچانک وہ پرندہ تیزی سے اُترنے لگا اور پلک جھپکتے ہی ایک گھاٹی میں اُتر گیا۔ زمین پر اترتے ہی پرندے نے لپک کر اپنی چونچ میں ایک بہت بڑا سانپ پکڑا، پھر وہ اُڑنے ہی کو تھا کہ سند باد نے جلدی سے اپنے آپ کو کھول لیا۔

گھاٹی بہت گہری تھی۔ چاروں طرف بہت اُونچے اُونچے پہاڑ تھے۔ سند باد راستے کی تلاش کرنے چلا تو اُسے دور تک ہیرے ہی ہیرے بکھرے نظر آئے۔ یہاں بڑے بڑے اژدہے بھی تھے۔ جو آدمی کو نگل جاتے ہیں۔ اژدہوں سے بچنے کے لئے اس نے ایک غار ڈھونڈ لیا۔ سند باد غار میں گھس گیا اور ایک بڑے پتھر سے اُس کا منہ بند کر کے لیٹ گیا۔ سانپوں کی پھنکار سے رات بھر اسے نیند نہیں آئی۔ صبح ہوئی تو وہ غار سے باہر آیا بھوک مٹانے کے لئے اس نے درختوں کے پھل توڑ کر کھائے۔ اسے ایک چشمہ نظر آیا۔ وہاں آکر اس نے پانی پیا اور چشمے کے کنارے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پہاڑی سے گوشت کے ٹکڑے گرنے لگے۔ بڑے بڑے عقاب ان ٹکڑوں کو اٹھا کر لے جاتے، ان ٹکڑوں کے ساتھ ہیرے بھی چپک جاتے۔ اتنے میں پہاڑوں پر انسانوں کا شور سنائی دیا۔ اب سند باد سمجھ گیا کہ جواہرات حاصل کرنے کے لئے لوگوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

سند باد کو ایک تدبیر سوجھی۔ اس نے بہت سے ہیرے جواہرات اپنی جیبوں میں بھر لئے اور گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھا کر سر کی پگڑی سے اپنی پیٹھ پر کس کر باندھ لیا اور لیٹ گیا۔ تبھی ایک عقاب گوشت کی لالچ میں سند باد پر جھپٹا اور گوشت کو پنجوں میں دبا کر سند باد سمیت لے اُڑا۔ عقاب اپنے گھونسلے میں بیٹھ گیا تو سند باد نے خود کو آزاد کیا اور زمین پر کود گیا۔ اُسے گرتا دیکھ کر لوگ دوڑ کر اس کے پاس آئے۔ سند باد نے انہیں اپنی کہانی سنائی سن کر بڑی حیرت ہوئی۔ انہوں نے اُسے اپنے ساتھ جہاز میں بٹھا لیا۔ وہ کچھ دنوں کے بعد اپنے وطن بغداد پہنچ گیا۔

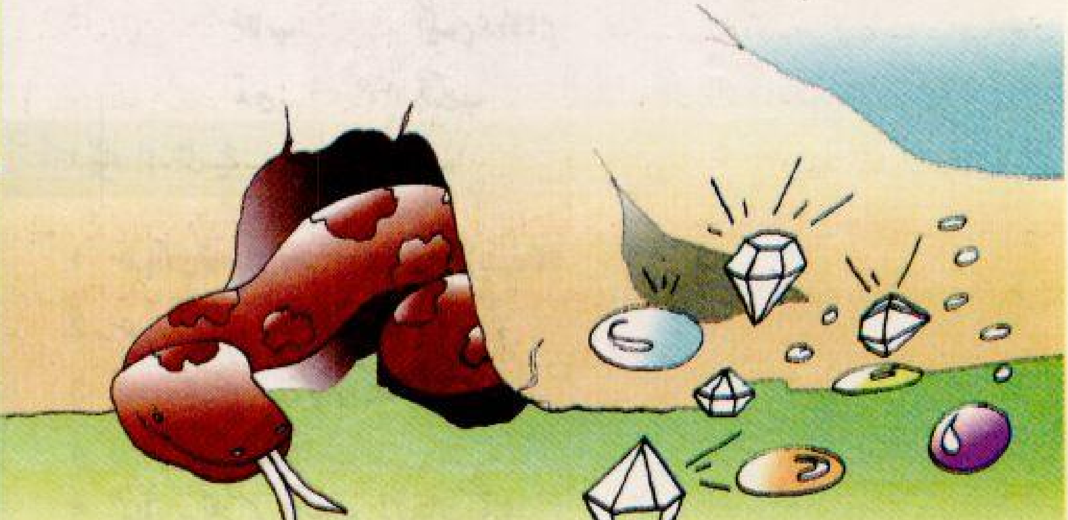

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ	معنیٰ
سوداگر:	تجارت کرنے والا' تاجر
جزیرہ:	زمین کا ٹکڑا جو چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا
لنگر ڈالنا:	جہاز کو ساحل پر کھڑا کرنا
سبزہ:	ہریالی
ساحل:	سمندر یا دریا کا کنارہ
گھاٹی:	وہ جگہ، جو چاروں طرف پہاڑوں سے گھری ہو
غار:	کھوہ
چشمہ:	پانی گرنے یا نکلنے کی جگہ
عُقاب:	ایک پرندہ کا نام
تدبیر:	ترکیب

سوچیے اور بتایئے:

1. سند باد کون تھا اور اس کو سند باد جہازی کیوں کہا جانے لگا؟
2. سند باد جزیرے میں اکیلا کیسے رہ گیا؟
3. جزیرے میں سند باد نے کیا کیا دیکھا؟
4. وہ جزیرے سے کیسے نکلا؟
5. گھاٹی سے نکلنے کے لئے سند باد نے کیا ترکیب کی؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے مناسب لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجئے

سمندر	بیچتے	خریدتے	پھل	گھاٹی	غار

1. بہت دنوں تک لوگ............. میں سفر کرتے رہے
2. تاجر جزیرے میں جا کر اپنا مال............. اور وہاں کا مال.............
3. سندباد کے ساتھ جزیرے کی سیر کرنے اور............. جمع کرنے میں لگ گئے
4. پرندہ تیزی سے نیچے اُترنے لگا اور ایک............. میں اُتر گیا
5. اژدہوں سے بچنے کے لئے سندباد نے ایک............. ڈھونڈ لیا

صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگایئے

(الف) غار کے معنی کیا ہوتے ہیں

(i) سجاوٹ (ii) کھوہ (iii) ہریالی (iv) کیاری

(ب) کون سا لفظ صحیح ہے

(i) اوقاب (ii) اوکاب (iii) عکاب (iv) عُقاب

(ج) سندباد کون تھا؟

(i) ڈاکٹر (ii) شاعر (iii) سوداگر (iv) ماسٹر

(د) سائیں سائیں کی آواز کس چیز کی تھی؟

(i) ہوائی جہاز (ii) تیز ہوا (iii) ہیلی کاپٹر (iv) پرندہ

(ر) سندباد نے کس چیز کو سر کی پگڑی سے باندھ لیا

(i) گوشت کا ٹکڑا (ii) پتھر کا ٹکڑا (iii) جواہرات کے ٹکڑے (iv) روٹی کا ٹکڑا

غور کیجیے اور بتائیے:

1. سند باد کو ایک ترکیب سوجھی، اس نے بہت سے ہیرے جواہرات اپنی جیبوں میں بھر لیے
2. سند باد جزیرے میں اکیلا رہ گیا تھا۔ مایوس ہو کر وہ ایک درخت پر چڑھ گیا
3. سند باد نے چلّا کر ساتھیوں کو پکارا، پانی کے شور میں اس کی آواز ان تک نہ پہنچ سکی

اوپر لکھے جملوں میں اُس، وُہ، اِس، اُن نام کے بجائے آئے ہیں پہلے دوسرے اور تیسرے جملے اُس، وہ اور اِس سے مراد سند باد ہے اور تیسرے جملے میں اُن سے مراد ساتھیوں سے ہے۔

ایسے لفظوں کو جو نام کے بجائے آئیں اِسم ضمیر کہتے ہیں۔

اس سبق سے تلاش کر کے ایسے پانچ جملے لکھیے جن میں ضمیر کا استعمال ہوا ہو۔

نیچے لکھے الفاظ کو واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے

سوداگر		ممالک		جگہ	
جزیرہ		درختوں			

نیچے لکھی گئی کہانی میں خالی جگہوں کو دیے گیے الفاظ سے مکمل کیجیے

سوداگر ۔جزیرے۔ گوشت۔ انڈا۔ پرندہ۔ گھاٹی۔ چیز۔ بہت بڑا

پگڑی۔ بیٹھ۔ پنجوں۔ حاصل۔ ٹانگ۔ عقاب۔ ہیرے۔ آزاد

سند باایک........تھا۔ایک بار وہ بہت سامان خرید کر جہاز پر سوار ہوا۔ جہاز ایک........ پر رُکا۔ سند باد جہاز سے اتر کر ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا۔ جلد ہی اس کو نیند آ گئی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو جہاز جا چکا تھا۔ اب وہ جزیرے پر اکیلا رہ گیا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اس کی نظر ایک سفید گول........ پر پڑی۔ وہ کسی پرندے کا........تھا۔ تھوڑی دیر میں اس نے دیکھا کہ وہ........ اڑتا ہوا آ رہا ہے۔ وہ درخت کے نیچے چھپ گیا۔ اس نے........ کھول کر اس کو پرندے کی........ کے ساتھ باندھ لیا۔ اور ایک........ میں جا اُترا۔ وہاں بہت سے........ تھے لوگ ان کو........ کے ٹکڑوں سے چپکا کر........ کر لیا کرتے تھے اس نے........ کا ٹکڑا اٹھا کر اپنی پیٹھ پر........ لیا۔ تھوڑی دیر میں ایک........ اس پر جھپٹا اور اسے اپنے........ میں دبا کر اڑا اور اپنے گھونسلے میں........ گیا۔ اس طرح سند باد نے خود کو........ کیا اور زمین پر کود گیا۔

سرسری مطالعہ

پہیلیاں

.1	ایک تھال مُوتیوں سے بھرا		سَب کے سَر پر اَوندھا دھرا
.2	ایک جانور اصلی		جِس کی ہڈی نہ پسلی
.3	ایک ڈبے میں بتیس دانے		بوجھنے والے بڑے سیانے
.4	ایک ایسی دیکھی نار		تیس بیٹیاں بیٹے چار
.5	ایک گھر میں بارہ خانے		ہر میں تیس اکتیس دانے
.6	ایک پہیلی میں بوجھاؤں		سر کو کاٹ نمک چھڑکاؤں
.7	اِدھر کھونٹا اُدھر کھونٹا		گائے مرکھنی دودھ میٹھا
.8	چڑھے ناک پر پکڑے کان		بچّوں بولو کون شیطان
.9	عجب سنی ایک ایسی بات		نیچے پھل اور اُوپر پات
.10	واہ خُدایا تیرا کام		باہر ہڈی اندر چام

جواب پہیلیاں

5	سال اور مہینہ	3	دانت
1	آسمان	9	انناس
7	سنگھاڑا	4	مہینہ کا دن اور ہفتہ
2	جونک	6	کھیرا
8	چشمہ	10	کچھوا

سبق:16

ہمارے تہوار

موسم بدلے، بدلے وار
ہر موسم لائے تہوار
تھر تھر کانپے سردی آئی
سُوئیٹر جلدی لاؤ بھائی

سردی تہواروں کی بہنا
لائی دِیپاولی کا گہنا
دَشمی و دَسہرہ منایا
اور اَماوس دیپ جلایا

گئی عید کرسمس لے آئی
کیک مٹھائی سب نے کھائی
آیا پھاگن ہولی آئی
رنگ بھری پچکاری لائی

رِم جھم رِم جھم برکھا آئی
ساون کا اُپہار لے آئی
پیاری پیاری بہنا آئی
رَنگ رَنگیلی راکھی لائی

پڑھیے اور سمجھیے:

لفظ		معنی
وار	:	دن
گہنا	:	زیور
بہنا	:	بہن
پھاگُن	:	ہندی کا ایک مہینہ جو فروری مارچ میں آتا ہے۔
اماوس	:	جس رات چاند نہیں نکلتا
اُپہار	:	تحفہ

پانچ تہواروں کے نام تلاش کیجیے۔

ص	م	و	گ	ح	کھ	ڈ	پ	ل	د
پ	کھ	د	س	ہ	ر	ا	م	ک	ر
س	گ	ج	ہ	ف	س	ب	س	ر	چھ
ب	ح	پ	و	پھ	د	ا	ش	ق	ل
ر	ٹ	چ	ل	د	ی	و	ا	ل	ی
ط	د	ع	ی	د	ک	ر	س	م	س

S.S.A. 2013-14 (Free)

تصویر دیکھ کر پہچانیے اور تہواروں کے نام سے ملایئے

دیوالی

عید

دسہرہ

ہولی

کرسمس

راکھی کا تہوار

جوڑیے اور ملائیے کہ ہم ان تہواروں پر کیا کرتے ہیں؟

دیپاولی	=	راون کا پتلا جلاتے ہیں۔
رکشابندھن	=	رنگوں سے کھیلتے ہیں۔
دسہرہ	=	دیپ جلاتے ہیں۔
ہولی	=	سویاں کھاتے، کھلاتے ہیں۔
عید	=	بہن بھائی کو راکھی باندھتی ہے۔

نیچے چند الفاظ دیے گئے ہیں۔ جن کا املا غلط ہے۔ درست املا لکھیے:

طہوار	کھوس	موشم
اید	فاگن	

جملے بنائیے

ساون	ہولی	عید
دسہرہ	راون	راکھی

S.S.A. 2013-14 (Free)

سبق:17

کھانے پینے کے آداب

اُستاد: بچو! آپ لوگ تشریف رکھئے۔

طلبا۔ شکریہ جناب

اُستاد۔ میرے عزیز بچو! آج میں کھانے پینے کے حوالے سے آپ سے کچھ باتیں کروں گا۔ اچھا سب سے پہلے یہ بتایئے کہ اسکول سے واپسی کے بعد گھر جا کر آپ پہلے کیا کرتے ہیں؟

ارشد: (طالب عالم) جناب۔ سب سے پہلے میں گھر کے بزرگوں کو سلام کرتا ہوں۔

اُستاد۔ بہت خوب تو سن لیا بچو جب بھی اسکول سے واپس گھر پہنچئے تو سب سے پہلے اپنے بزرگوں کو سلام ضرور کیجئے۔ سمجھ گئے نا۔

طلباء۔ جی جناب۔

اُستاد۔ اچھا تم بتاؤ عذرا، کھانے سے پہلے کیا کرنا واجب ہے۔

عذرا کھانے سے پہلے مُنہ ہاتھ دھویا جاتا ہے۔لہٰذا میں بھی منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھاتی ہوں۔

اُستاد بس اتنا ہی کافی ہے کہ اور کچھ ضروری ہے۔

عذرا۔ خاموش رہتی ہے۔

اُستاد۔ تم بتاؤ اعیان!

اعیان۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، کلی کرنا، واجب ہے۔کھانا ہمیشہ صاف ستھرے دستر خوان، صاف تھالی یا پلیٹ میں رکھ کر کھانا چاہئے۔

اُستاد۔ اچھا اس سے آگے بھی کچھ کسی کو کہنا ہے؟

طلباء۔ سبھی خاموش ہیں۔

اُستاد۔ تو سنئے کھانے پینے کے کچھ اور بھی آداب ہیں جن کا ہمیشہ خیال رکھنا ضروری ہے۔ ذرا دھیان سے سنئے اور اسے اپنے گھر پر استعمال کیجئے۔

ارشد اور اعیان نے ٹھیک ہی کہا کہ کھانے سے پیشتر ہاتھ دھونا، کُلّی کرنا، کھانے کی چیزوں کو صاف ستھرے ستر خوان، تھالی یا پلیٹ میں رکھ کر کھانا چاہئے۔

آیئے اس کے آگے کی کچھ ضروری ہدایات میں آپ لوگوں کو بتا رہا ہوں۔ میں یکے بعد دیگرے تختہ سیاہ پر لکھ رہا ہوں اور آپ لوگ بھی اپنی اپنی کاپی پر صاف صاف لکھ لیجئے۔

(i) کھانے کے لئے مناسب طور سے بیٹھئے۔ لیٹ کر یا تکیہ لگا کر کھانا بُری بات ہے۔

(ii) کھانا اس وقت کھایئے جب بھوک لگی ہو۔ ورنہ بغیر بھوک کے کھانا بُری بات ہے۔

(iii) کھانا اس وقت چھوڑ دیں جب ذرا سی بھوک باقی ہو جو ایسا کرتے ہیں وہ تندرست رہتے ہیں۔ جو زیادہ کھاتے ہیں وہ آئے دن بیمار پڑتے ہیں۔

عماد: جناب کھیت کے مزدور تو بہت کھاتے ہیں وہ بیمار کہاں پڑتے ہیں۔

اُستاد: صحیح فرمایا آپ نے عماد مگر ذرا یہ تو دیکھئے کہ کھیت میں کام کرنے والے مزدور کتنی محنت کرتے ہیں وہ کھانے کے حساب سے محنت بھی کرتے ہیں لہذا ان کا معدہ ٹھیک رہتا ہے۔ کیوں کہ ان کے جسم سے پسینہ بھی زیادہ گرتا ہے اور کھانا پچتا بھی ہے۔ بیٹھیے! اب آگے لکھئے اور کھانے کی ضروری ہدایات ہیں۔

(iv) چھوٹا لقمہ لیں اور اچھی طرح چبائیں۔ چبانے سے کھانا خوب ہضم ہوتا ہے۔ پہلا نوالہ کھالیں اس کے بعد دوسرا نوالہ اٹھائیں۔ کھانے میں عیب مت نکالئے۔ پسند نہ ہو تو کم کھایئے۔

(v) ہمیشہ اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔ کھانا بہت گرم ہو تو اس میں پھونک نہ ماریئے۔ اتنی دیر صبر کیجئے کہ ٹھنڈا ہو جائے۔

(vi) پانی پینا ہو تو دائیں ہاتھ میں گلاس لے کر پیجئے۔ کھڑے یا لیٹے لیٹے پینا ٹھیک نہیں ہے۔ پینے سے پہلے پانی دیکھ لینا مناسب ہے۔ شاید کوئی تنکا، بال یا کیڑا اس میں پڑا ہو۔

(vii) کھانا کھا چکنے کے بعد دسترخوان پر پڑے کھانے کے ریزے احتیاط سے چُن کر الگ رکھ دیں۔ پھر برتن اٹھائیں اور منہ ہاتھ اچھی طرح صاف کیجئے۔

(viii) جو لوگ ادب سے کھانا نہیں کھاتے وہ بے ادب سمجھے جاتے ہیں۔ پاس بیٹھنے والے ان سے نفرت کیا کرتے ہیں۔

استاد۔ اچھا میرے بچو! گھنٹی لگ چکی ہے۔ آج میں نے جو باتیں کھانے پینے کے آداب سے متعلق لکھایا ہے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔

پڑھیے اور سمجھیے

معنی		لفظ
پہلے	:	پیشتر
مناسب	:	واجب
بُرائی	:	عیب
ریزہ کی جمع ٹکڑے	:	ریزے
جس کو ادب نہ ہو۔	:	بے اَدب

سوچیے اور بتائیے۔

1۔ کھانے سے پہلے کیا کرنا چاہیے۔؟

....

2۔ کھانا کس وقت کھانا چاہیے۔؟

....

3۔ پانی کس وقت پینا چاہیے۔؟

....

4۔ کھانا کھا چکنے کے بعد کیا کرنا چاہیے۔؟

....

املا درست کیجیے

1. ریبجے	
2. اَیب	
3 جما	
4 پاص	
5 جندگی	

خالی جگہوں میں مناسب لفظ بھریئے:

(i) کھانے سے پہلے .... دھویا جاتا ہے۔

(ii) کھانا ہمیشہ صاف ستھرے .... صاف تھالی یا پلیٹ .... رکھ کر کھانا چاہیے۔

(iii) کھانے میں لقمہ .... لیں

(iv) جو لوگ زیادہ کھاتے ہیں وہ آئے دن .... پڑتے ہیں

(v) چبانے سے کھانا خوب .... ہوتا ہے۔

سرسری مطالعہ

آسان نسخے

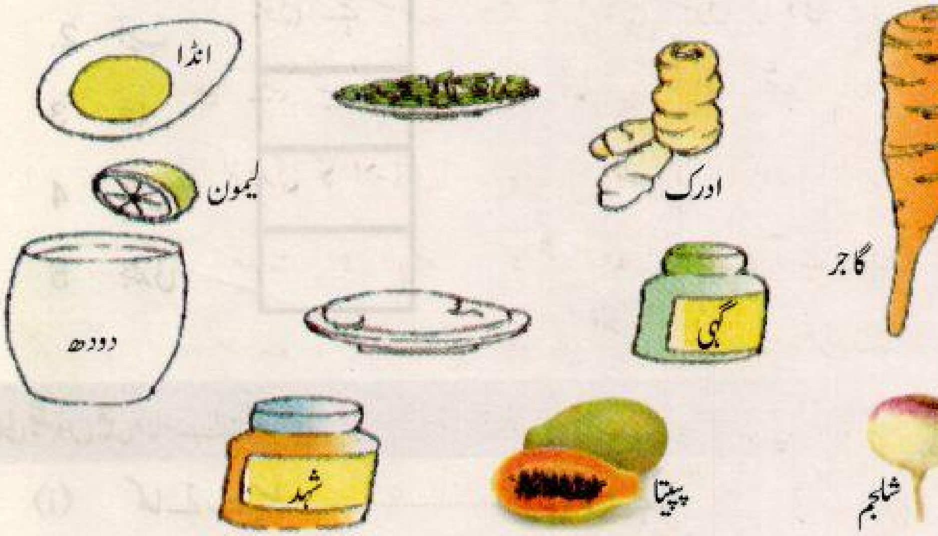

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے　　وہاں تک چاہئے بچنا دوا سے
اگر تجھ کو لگے جاڑوں میں سردی　　تو استعمال کر انڈے کی زردی
جو ہو محسوس معدے میں گرانی　　تو چکھ لے سونف یا ادرک کا پانی
اگر خوں کم بنے بلغم زیادہ　　تو کھا گاجر، چنے شلغم زیادہ
جو بدہضمی میں چاہے تو افاقہ　　تو کر لے ایک یا دو وقت فاقہ
جو پیچش ہے تو پیچ اس طرح کس لے　　ملا کر دودھ میں لیموں کا رس لے